INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATME NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

۲۲

یکم تا ۷ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۷ اکتوبر تا ۲ نومبر ۱۹۹۵ء

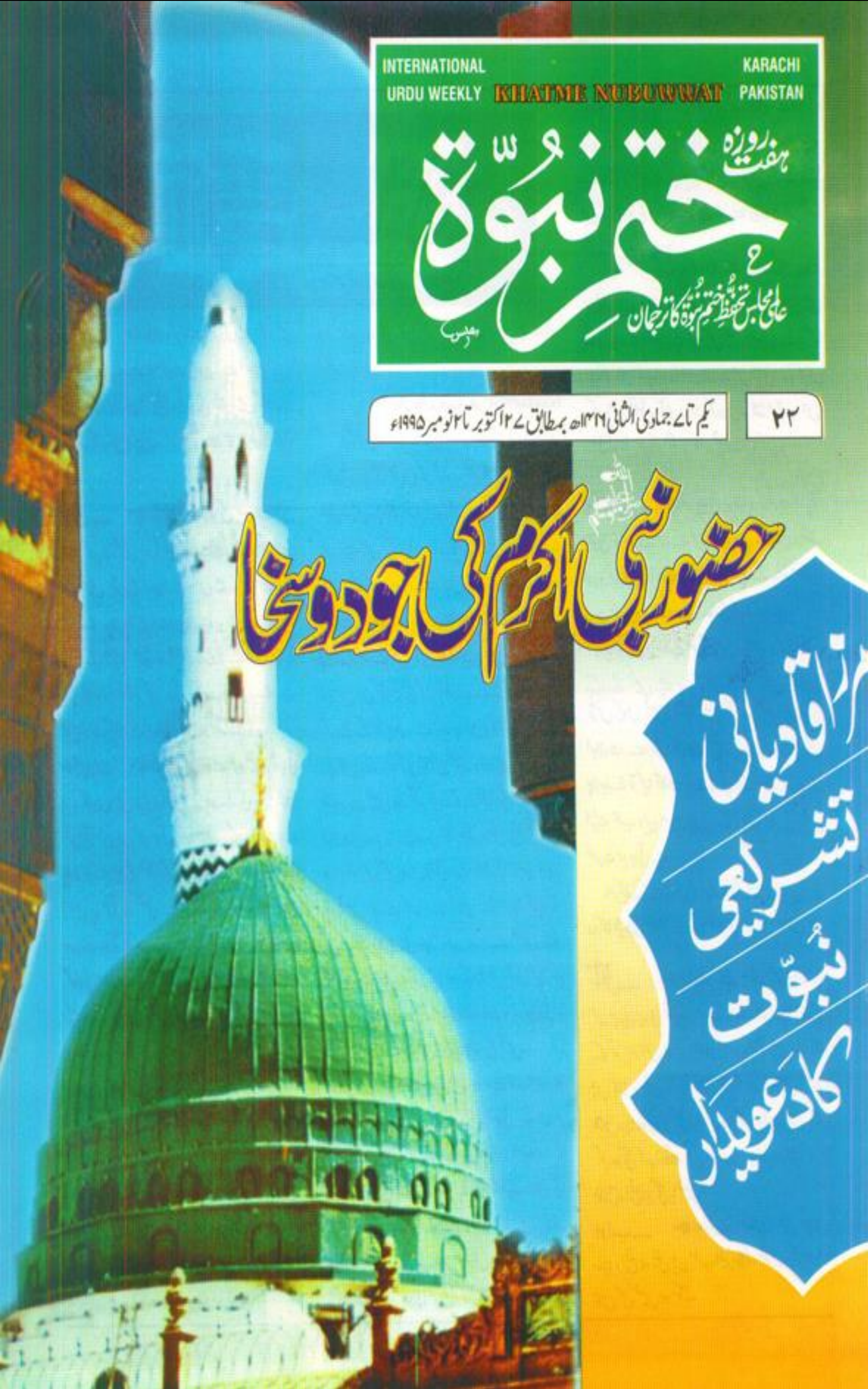

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخا

مرزا قادیانی تشریعی نبوت کا دعویدار

سوال.... ① بسا اوقات گھروں میں عورتیں مسائل دینیہ سے ناواقفیت کی وجہ سے اسلام' دین' نماز' روزہ' قرآن' تبلیغ وغیرہ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہہ دیتی ہیں۔ کیا اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال.... ② نکاح ٹوٹنے کی صورت میں خاوند کو پتہ نہیں ہوتا بہت مدت بعد خاوند گھر میں دینی باتیں شروع کرتا ہے جس میں کفریات کے تذکرے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ سن کر عورت کہتی ہے ایسے کفریات تو ہم نے بولا ہے اور ہم نے یہ بات بہت دفعہ کہی ہوگی اتنی مدت گزرنے سے نکاح ٹوٹ گیا ہوتا ہے اب تازہ ہو سکتا ہے؟

سوال.... ③ بعض اوقات عورتیں شرماتی ہیں گھروں میں دینی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے گھبراتی بھی ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔ خاوند بے چارہ حتی الوسع کوشش کرتا ہے کہ نکاح تازہ ہو جائے تو اس پر عورت کہتی ہے کہ گھر ہی میں کوئی آسان صورت ہو تو ٹھیک ہے۔ جناب اپنے بالغ دو بیٹوں (گواہ کی صورت میں) کے سامنے کون سے مختصر الفاظ کیسے کہے جائیں اور کون کہے کہ نکاح کی تجدید ہو جائے۔ مثلاً" عورت کیا کہے اور خاوند کیا کہے اور مہر ۵۰۰ روپے مقرر ہو جائے تو ٹھیک ہے؟

جواب.... رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں وعلم الالفاظ المحترمة اوالمكفرة ولعمري هذا من اهم المهمات في هذا الزمان ـــــ والاحتياط ان يجدد الجاهل ايمانه كل يوم و يجدد نكاح امرأته عند شاهدين في كل شهر مرة او مرتين اذ الخطاء وان لم يصدر من الرجل فهو من النساء كثير ا۔

(الرد المحتار ص ا تا ۴۲ مقدمہ)

مذکورہ بالا عبارت میں علامہ شامیؒ نے وضاحت کردی ہے کہ انسان کو کلمات کفر کا علم ہونا چاہئے' احتیاط یہی ہے کہ انسان روزانہ تجدید ایمان کیا کرے اور مہینے میں ایک یا دو دفعہ تجدید نکاح بھی کیا کرے اس لئے کہ مردوں سے نہیں تو عورتوں سے ایسے کلمات کفر صادر ہوتے رہتے ہیں جو ان کے نکاح پر اثر انداز ہوتے ہیں' اس لئے تجدید نکاح کرنا چاہئے اور اس میں شرمندگی گویا آخرت کے عذاب کو قبول کرنے کے مترادف ہے' تجدید نکاح کا طریقہ آسان ہے اس کے لئے کوئی قاضی' کنبہ برادری کو بلانے کی ضرورت نہیں بلکہ گھر ہی کے دو افراد کی موجودگی (خواہ بھائی ہوں یا بیٹے ہوں' بشرطیکہ عاقل بالغ مسلمان ہوں اگر عورتیں ہوں تو ان کے ساتھ ایک مرد ضرور ہو) میں عورت کہہ دے "میں نے اپنے آپ کو آپ کے نکاح میں دیا" مرد کہہ دے "میں نے تمہیں مثلاً" پانچ سو روپے مہر کے عوض قبول کیا" کم از کم مہر کی مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ہے' پچاس روپے مہر صحیح نہیں۔

سوال.... میرے ایک دوست اور محبوب جو کہ فیصل آباد میں رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو دعوت و تبلیغ کے لئے قبول فرمایا اور انہوں نے خوب ترقی کی یہاں تک اب ان کا ایک سال کی جماعت میں جانے کے لئے رائے ونڈ میں منعقد ہو گیا' لیکن ان کی اہلیہ اور سسرال والوں نے مل کر اتنی شدید مخالفت کی کہ ان کو اپنا ارادہ بدلنا پڑا لیکن وہ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اہلیہ کے دل میں ہمدردی ڈال دی اور وہ سات مہینہ کے لئے راضی ہو گئی ہیں لیکن سسرال والے کہتے ہیں کہ شوہر کو بیوی سے چار ماہ سے زیادہ عرصہ تک الگ نہیں رہنا چاہئے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے یہ دوست بڑے پریشان ہیں یہاں تک کہ انہوں نے اسی پریشانی میں مجھے ایک خط لکھا ہے کہ جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں آپ سے اس بارے میں فتویٰ لے کر ان کے پاس فیصل آباد روانہ کروں۔ لہٰذا آپ اس مسئلے کو حل فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

(شجاعت الحق)

جواب.... اگر بیوی برضا و رغبت اپنے حقوق کو معاف کر دے اور شوہر اس کے نان و نفقہ اور دیکھ بھال کا انتظام کر دے تو اس کے لئے مطلوبہ مدت تک بیوی سے دور رہنے کی اجازت ہے۔

کیا لوگ دنیا کمانے امریکہ اور برطانیہ برس ہا برس کے لئے نہیں چلے جاتے اس وقت مسکین بیوی پر ترس کیوں نہیں آتا؟؟ لیکن اگر وہ شخص بیوی کی اجازت سے اللہ کا دین سیکھنے کو چند ماہ کے لئے چلا جائے تو کیا آفت آجائے گی جبکہ مشاہدہ ہے کہ ایسے محب دین میاں بیوی کے ساتھ اللہ کی خاص نصرت ہو جاتی ہے'

بہرکیف ایسی باتوں کو سہارا بنا کر اللہ کے دین سے روکنا شیطانی تسلط ہے اور مناع للخیر کا مصداق ہے۔

سوال.... میرے ساتھ مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میری بیوی تقریباً" عرصہ ۲ ماہ سے اپنے والدین کے گھر ناراض ہو کر گئی ہوئی ہے اور میں نے غصے میں کاغذ پر تین دفعہ' طلاق کا لفظ لکھ کر (میں تمہیں طلاق دیتا ہوں) بھیج دیا مگر وہ ڈاک راستے میں کہیں گم ہو گئی آپ مجھے تحریری طور پر جواب دیجئے کہ آیا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟

جواب.... بصورت مسئولہ تین طلاق مغلظہ واقع ہو چکی ہیں' اب بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۲۲

یکم تا ۷ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۲۷ اکتوبر تا ۲ نومبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

اداریہ	۴
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخا	۶
اسود عنسی۔ نبوت کا ایک جھوٹا مدعی	۸
دکھوں بھرا دامن	۱۱
مرزا قادیانی تشریعی نبوت کا دعویدار ہے	۱۳
فکر وحدت	۱۷
حضرت لقمان کے حکیمانہ اقوال	۱۹
اخبار ختم نبوت	۲۱
TWOINTERESTINGMUBAHALAS	۲۶

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۴۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۳۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۲۵ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک، بوری بازار برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۳۰، بزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کراچی کے حالات بگاڑنے میں قادیانیوں کا کردار
اعلیٰ سطحی تحقیقات کی ضرورت

ظاہری سطح پر آگ اور خون میں غلطاں کراچی درحقیقت آتش فشاں کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ ان سطور میں بارہا اس طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی گئی کہ عوامی اور حکومتی دونوں سطحوں پر مقتدر قوتیں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور سرگرمیوں کا نوٹس لیں۔ ۱۹۸۵ء کے اوائل میں جب موجودہ بحرانی کیفیت کی ابتداء ہو رہی تھی اس وقت کی قومی اسمبلی میں ریٹائرڈ ایئر مارشل نور خان نے قوم کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ بعض نادیدہ قوتیں کراچی کو لبنان بنانے کی سازش کر رہی ہیں۔ انہی ادارتی سطور میں ہم نے سندھ بھر کے قادیانی سرکاری اہل کاروں کے کراچی میں اجلاس اور اس کے نتائج کی طرف توجہ دلائی تھی۔ انہی دنوں سہراب گوٹھ اور پھر اورنگی ٹاؤن کے ملحقہ علاقوں میں نہایت تربیت یافتہ ماہرانہ انداز سے قتل عام اور آتش زنی کا سانحہ رونما ہوا۔ اس وقت کی اطلاعات کے مطابق تخریب کار باقاعدہ وقت کا اعلان کر رہے تھے کہ اب ایک گھنٹہ رہ گیا اور اب چند منٹ باقی ہیں۔ انہی اطلاعات میں فضاء میں بجلی کا چڑی ازان ظاہر ہوئی اور تخریب کار چند لمحوں میں غائب ہو گئے۔ تاریخ کی یہ داستان خونچکاں گور نرجاندار کے دور کی ہے۔ شاہ فیصل کالونی اور اس کے ملحقہ علاقوں میں کھلے عام ایسے ہتھیار استعمال ہوتے رہے جن تک عام آدمی کی رسائی ممکن ہی نہ تھی۔ مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ سب بااثر قادیانی گروہ کی کاروائیاں ہیں جن کے ہاتھ بہت لمبے بتائے جاتے ہیں۔ حکومتیں بنتی اور بگڑتی رہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس نازک پہلو کی طرف ہر حکومت کو توجہ دلائی لیکن ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اور کراچی بارود کے ڈھیر میں تبدیل ہوتا رہا۔

گذشتہ چند ماہ میں ملک بھر سے سیکورٹی فورسز کو کراچی میں جمع کرنے کی نئی کارروائی کی گئی ان میں پنجاب سے پولیس افسران کی ایک بڑی کھیپ کراچی لانے کی خبروں کو اخبارات میں نمایاں جگہ ملی۔ تقریباً ستر پولیس افسروں کو کراچی کے تھانوں کا انتظام سنبھالنے کا عندیہ دیا گیا۔ ہمیں اسی وقت اندیشہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں اس عنوان سے انتظامیہ کا سارا کنٹرول قادیانیوں کے ہاتھ میں دینے کی تو سازش نہیں ہو رہی ہے۔ وقت کے ساتھ اندیشے قوی ہو رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں شائع ہونے والی خبروں پر ایک نظر ڈالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ کراچی کا انتظام صوبائی حکومت سے مرکزی گورنمنٹ کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔ پولیس کو اختیارات اس حد تک دیدیے گئے کہ عدالتی نظام نہ صرف معطل ہو کر رہ گیا ہے بلکہ پوری صوبائی انتظامیہ کو پولیس کے معاملات میں مداخلت کی اجازت ہی ختم کر دی گئی۔ تازہ ترین خبر ملاحظہ ہو:

> ”کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی میں پولیس کمشنریٹ کے نظام پر غور و خوض کے لئے ہونے والا وزیر اعظم کی مقرر کردہ کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے یہ اجلاس 17 اکتوبر کو کراچی میں طلب کیا گیا تھا باخبر ذرائع کے مطابق کراچی میں امن و امان کی صورت حال خراب ہونے کے پیش نظر یہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ دریں اثناء اندازہ کیا جاتا ہے کہ کراچی پولیس کو ”فری ہینڈ“ دینے سے شہریوں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے کیونکہ پولیس کی زیر حراست ملزموں کی ہلاکت کے باعث پولیس کمشنریٹ کے بارے میں قبولیت عامہ حاصل کرنا بہت مشکل ہو گا اس لئے پولیس نے وزیر اعظم کی مقررہ کمیٹی سے اس اجلاس کو ملتوی کرنے کی درخواست کی تھی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ کراچی میں پولیس کمشنریٹ کے نظام کو قائم کرنے کے لئے وزیر اعظم نے ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی

تھی جس کا پہلا اجلاس کراچی میں 17 اکتوبر کو ہونے والا تھا جس میں کمشنریٹ کے بارے میں عوامی حمایت کے حصول کے لئے اقدامات کے جائزے کے ساتھ کراچی کے موجودہ حالات میں دہشت گردی پر قابو پانے کے لئے پولیس کمشنریٹ کے نظام کے قابل عمل ہونے کا جائزہ بھی لیا جانا تھا دریں اثناء اطلاعات کے مطابق سندھ پولیس نے حکومت سے پولیس کمشنریٹ کے قیام کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مجسٹریٹ کے اختیارات طلب کئے ہیں ذرائع کا کہنا ہے کہ پولیس کمشنریٹ کا نظام رائج ہونے سے قبل کراچی کی مقامی انتظامیہ کو پولیس کے امور میں براہ راست مداخلت سے روک دیا گیا اور پولیس کو فری ہینڈ دیدیا گیا ہے مقامی انتظامیہ کو مبینہ طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پولیس کو ضرورت پڑنے پر لچی کور فراہم کریں۔

(روزنامہ جنگ کراچی ص ۲-۱۶ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

یہ صورت حال پیدا ہونا متوقع تھا۔ اور انہی ادارتی سطور میں ہم اس طرف متوجہ کرتے رہے ہیں کہ قادیانی مرزا طاہر کے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں جس کا اظہار بایں الفاظ وہ لندن میں ۱۱ جون ۱۹۹۳ء میں کرچکے ہیں۔ جون ۱۹۹۵ء کے آخری شمارہ میں ہم نے اس طرف واضح اشارات دیئے تھے۔ مرزا طاہر کے ایک خطبے کا یہ خلاصہ خاص طور پر قابل ملاحظہ ہے۔

”اپنے ایک خطاب میں مرزا طاہر نے واضح الفاظ میں ایک اعلان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”عنقریب پاکستان میں مرزا قادیانی کی صداقت کے لئے ایک ”عالمی نشان“ ظاہر ہونے والا ہے“۔

مرزا قادیانی کے ایک الہام ”بعد گیارہ سال انشاء اللہ الخ“ کا حوالہ دیتے ہوئے مرزا طاہر نے کھلے لفظوں میں کہا کہ ”اب اس کے پورے ہونے کے دن آگئے“ یعنی ”خلافت رابعہ کے گیارہ سال بعد کچھ ہو گا ضرور“۔

اس کے بعد مرزا طاہر نے اعلان کیا کہ:

(قادیانی) جماعت احمدیہ نے گذشتہ دور میں ایک لمبا عرصہ ابتلاء کا دور گذارا ہے اور احمدیوں (قادیانیوں) نے صبر کے نمونے دکھائے۔ اس لئے اب وہ دور ختم ہونے والا ہے۔ اب احمدیوں (قادیانیوں) کے لئے دوسرا دور فتح یابی کا شروع ہوگیا ہے۔ اور احمدیت (قادیانیت) کے لئے وہ زمانہ قریب آرہا ہے کہ اس تیزی کے ساتھ آسمان سے پھل گریں گے کہ ان کے سنبھالنے کی فکر کریں اب پھل پک چکا ہے...... اب دشمن کی ہلاکت کا زمانہ قریب آگیا اور آئندہ حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کی ”عالمی ہلاکت“ والی پیشگوئی پوری ہوگی اور ہلاکتیں پہلے سے زیادہ شدید ہوں گی“۔ (اقتباس ختم نبوت شمارہ ۹ ص ۵)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ربوہ کانفرنس میں قوم و حکومت کو اس طرف توجہ دلائی کہ قادیانی پولیس افسر حالات کو بگاڑنے میں بھرپور کردار ادا کررہے ہیں' تو قادیانیوں کی طرف سے یوں تردیدی پریس نوٹ جاری ہوا:

”کراچی (پ ر) جماعت احمدیہ کراچی نے اس خبر کی پرزور تردید کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کراچی کے پولیس تھانوں میں متعین احمدی پولیس افسران کراچی کی صورت حال کو مزید خراب کررہے ہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت کراچی کے کسی تھانے میں سرے سے کوئی احمدی پولیس افسر متعین ہی نہیں ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ کا سیاست سے کوئی تعلق ہے۔“ (جنگ کراچی ص 12 - 13 اکتوبر)

اس پریس نوٹ کے بعد قدرے اطمینان ہوا البتہ اگر یہ وضاحت بھی جاری کردی جاتی کہ وسیم احمد ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے نعیم احمد ایس ایچ او نیو کراچی اور عارف جاہ ڈی ایس پی ناظم آباد کا معاملہ قادیانی گروہ سے کس نوعیت کا ہے تو حکومت سے یہ وضاحت طلب کرنے میں آسانی ہوجاتی کہ موخر الذکر دونوں حضرات نے جن کا باہم رشتہ داری کا تعلق بتایا جاتا ہے مسلمان نوجوانوں کو گرفتار کرکے قادیانیت اختیار کرنے کے عوض رہائی کی ترغیب و ترہیب کا وطیرہ کس بنیاد پر اپنا رکھا ہے۔ گذشتہ ادارتی نوٹ میں ہم نے وزیر داخلہ کے قادیانی گروہ سے تعلق کا تذکرہ کرکے فوری تردید کی درخواست کی تھی جس کو شاید اس لئے درخور اعتناء نہیں گردانا گیا کہ حقیقت کو خاموشی کے اندھیرے میں چھپادیا جائے۔ علماء کرام اور مسلمان رہنماؤں کو اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ کراچی کے اس خونی ڈرامے کا ظاہری سیاسی پہلو محض ریہرسل کے طور پر تو نہیں ہے کیونکہ اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ اس تربیتی مرحلے کے بعد اصل کھیل دین اور حاملان دین کے خلاف شروع ہوجائے۔ اس مقصد کے لئے ”فرقہ واریت“ کو انگیخت کیا جاسکتا ہے۔ جس کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی جود و سخا

بابو شفقت قریشی سہام

حضور نبی اکرم ﷺ کا پیغام زمان و مکان کی حد بندیوں سے بالا ہو کر ہر زمانے اور ہر نسل کے انسانوں کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ آپ ﷺ پوری انسانیت کے رہتی دنیا تک ہادی اور قائد ہیں۔ آپ ﷺ نے ایسے اصول پیش کئے جو دنیا کے تمام انسانوں کی بلالحاظ نسل، قوم، رنگ اور ملک رہنمائی کرتے ہیں مجموعی طور پر دنیا کے تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے آپ کی سیرت پاک میں ایک بہترین نمونہ ہے آپ نے نہ صرف اصول پیش کئے بلکہ ان پر خود بھی حرف بہ حرف عمل کر کے دکھایا۔ جب ہم پوری دنیا پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں حضور اکرم ﷺ کے سوا کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو ان شرائط پر پورا اترتا ہو۔ ساری دنیا کے ہادی اور معلم کی حیثیت سے اگر کسی کی سیرت قابل اتباع ہو سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے جہاں تلاوت کلام الٰہی بھی ہے تعلیم حکمت بھی۔ تزکیہ نفس بھی ہے روشنی عمل اور گرمئ عمل بھی ہے روحانیت اور مادیت کا حسین امتزاج بھی ہے اور دین و دنیا کی ہم آہنگی اور وحدت بھی اور ایثار قربانی بھی ہے اور جود و سخا بھی ہے۔

حضرت امام بوصیریؒ نے قصیدہ بردہ شریف میں آپ ﷺ کی وسعت علمی اور جود و سخا کو یوں بیان فرمایا ہے۔ ترجمہ "پس بلاشبہ دنیا اور آخرت کے جود و سخا کا ایک حصہ ہے اور لوح و قلم کا علم آپ ﷺ کے علوم کا دوسرا حصہ ہے

سرکار دو جہاں کی جود و سخا کی کوئی نظیر ہے نہ کوئی مثال۔ آپ ﷺ نے بیک وقت مال و دولت کے خزانے بھی لٹا دیئے اور علم و فضل کے دریا بھی بہا دیئے۔ اپنے اقوال سے علم اسرار و رموز بھی افشاء کئے تو اپنے افعال سے عمل کے دروازے بھی وا کئے۔ اپنے علم سے سچے موتیوں کے خزانے بھی لٹائے اور اپنے حلم سے عفو و کرم کے دریا بھی بہائے آپ جیسا سخی اور عطا کرنے والا نہ کبھی دیکھا اور نہ کبھی سنا۔ نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہو گا۔

ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ کے پاس کہیں سے نوے ہزار درہم آئے۔ آپ ﷺ نے وہیں کھڑے کھڑے سب تقسیم کرا دیئے۔ ختم ہونے کے بعد ایک سائل آیا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ باقی نہیں بچا۔ لیکن آپ ﷺ نے اسے خالی ہاتھ لوٹانا نہیں چاہتے تھے چنانچہ فرمایا "تم کسی سے میرے نام پر قرض لے لو میرے پاس جب ہوں گے تو اسے ادا کروں گا"۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے در سے کبھی کوئی سوالی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔

جود و سخا آپ کی فطرت تھی۔ نہ صرف مال و دولت کے معاملے میں آپ سخی تھے بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کو بھی جس طرح لوگوں میں بانٹا وہ بھی بے مثال ہے اور آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان المبارک میں آپ بہت زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے پوری زندگی میں کسی سائل کو "نہیں" کا لفظ کہہ کر ناراض نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا انما انا قاسم و خازن واللہ یعطی" ترجمہ "میں تو صرف بانٹنے والا ہوں اور خازن ہوں اور دیتا اللہ ہے" ایک دفعہ ایک شخص نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر بکریوں کا پورا ریوڑ مانگ لیا۔ آپ نے دے دیا۔ اس شخص نے اپنے قبیلہ میں جا کر لوگوں سے کہا کہ اسلام قبول کر لو کیونکہ محمد رسول اللہ ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی بھی پرواہ نہیں کرتے (حدیث) آپ کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ اگر کچھ پاس موجود ہوتا تو ضرور عطا فرماتے اگر نہ ہوتا تو وعدہ فرمایا دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو نے آکر عرض کیا میری ایک معمولی سی حاجت باقی رہ گئی ہے ایسا نہ ہو کہ بھول جاؤں اس لئے آپ اسی وقت اس کو پورا فرمایئے۔ چنانچہ آپ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی حاجت پوری کرنے کے بعد آکر نماز ادا فرمائی۔ بعض اوقات آپ کسی چیز کی قیمت ادا کر دینے کے فوراً بعد کسی دوسرے کو بطور عطیہ عنایت فرما دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک اونٹ حضرت عمرؓ سے خرید کر عبداللہ بن عمرؓ کو عطا فرما دیا۔ جو چیز آپ کے پاس آتی جب تک وہ صرف نہ ہو جاتی آپ کو چین نہ آتا تھا۔ اور بے قرار محسوس

فرماتے تھے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ گھر تشریف لائے تو پریشان دکھائی دیے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا کل سات دینار آئے تھے شام ہوگئی اور وہ بستر پر پڑے رہ گئے اور تقسیم نہ ہو سکے۔

حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا "اے ابوذرؓ اگر احد کا پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے تو میں کبھی پسند نہ کروں گا کہ تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس ایک دینار بھی رہ جائے۔ لیکن ہاں وہ دینار جس کو میں ادائے قرض کے لئے چھوڑ دوں"۔

ایک دفعہ حضور اکرم عصر کی نماز پڑھ کر خلاف معمول گھر کے اندر تشریف لے گئے اور پھر فوراً واپس تشریف لے آئے لوگوں نے تعجب سے پوچھا تو فرمایا "مجھ کو نماز میں خیال آیا کہ کچھ سونا گھر میں پڑا رہ گیا ہے گمان ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہ جائے اس لئے جا کر اس کو خیرات کر دینے کے لئے کہہ آیا ہوں" (ابوداؤد)

ایک دفعہ بحرین سے خراج کی رقم بہت زیادہ آئی آپ نے مسجد کے صحن میں ڈلوادی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اس کی تقسیم شروع کی جو سامنے آیا اسے دل کھول کر دیتے۔ حضرت عباسؓ کو جو غزوہ بدر کے بعد تنگ دست ہو گئے تھے اتنا عطا فرمایا کہ اٹھ کر چل نہیں سکتے تھے۔ جب کچھ نہ رہا تو کپڑے جھاڑ کر تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے چادر لا کر پیش کی۔ آپ کو اس کی ضرورت تھی چنانچہ لے لی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ چادر بہت اچھی ہے مجھے دے دیں آپ نے اسے عنایت فرما دی۔ بعد میں حاضرین نے اس شخص سے ناراضگی کی کہ تم جانتے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کو اس کی ضرورت ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ آپ ﷺ کسی کے سوال کو رد نہیں کرتے پھر مانگی اس نے جواب دیا ہاں جانتا ہوں لیکن میں نے برکت کے لئے لی ہے مجھ کو اسی چادر کا کفن دیا جائے جو حضور نے عطا فرمائی ہے (صحیح بخاری)۔

غزوہ حنین سے جو کچھ ملا اسے خیرات فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے آس پاس کے بدوؤں کو آپ کی آمد کی خبر ہوئی تو لپٹ کر عرض کیا ہمیں بھی کچھ عنایت فرمائیں اس دوران آپ کی چادر مبارک ان کے ہاتھ میں چلی گئی۔ فیاض عالم نے فرمایا چادر مجھے دے دو۔ اللہ کی قسم اگر ان جنگلی درختوں کے برابر بھی اونٹ میرے پاس ہوتے تو میں تم سب کو دے دیتا اور مجھ کو بخیل نہ پاتے اور نہ دروغ گو۔

(صحیح بخاری) انسان کی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ جبلی طور پر اس ہستی کی تقلید کرتا ہے جو مکمل۔ افضل اور اعلیٰ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو جملہ اوصاف اور فضائل سے متصف فرما کر لوگوں کیلئے نمونہ تقلید بنا کر مبعوث فرمایا

حسن یوسف ید بیضا دم عیسیٰ داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

اسود عنسی

نبوّت کا ایک جھوٹا مدعی

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر جب نبی کریم ﷺ واپس مدینہ تشریف لائے تو چونکہ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد پورا ہوچکا تھا باغ نبوت ثمربار ہوچکا تھا پھل پھول صحابہ کی شکل میں موجود تھے۔ اب آپ ﷺ نے اس آب وگل کے جہان سے کوچ کرجانا تھا۔ آپ ﷺ کی صحت میں خلل آگیا آپ ﷺ بیمار ہوگئے۔

آپ ﷺ کی بیماری کو منافقوں نے بڑھا چڑھا کر پیش کیا دور دور تک خبر پھیل گئی اسود عنسی مسلمان تھا لیکن بیماری کی اطلاع پاتے ہی مرتد ہوگیا۔ اور دعوئی نبوت کردیا اس کا خیال تھا کہ جس طرح آپ کی عرب میں پذیرائی ہوئی اسی طرح لوگ میرے پیچھے لگ جائیں گے۔ آپ نے صحت کی خرابی کے دوران ہی خواب دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں آپ نے ان پر پھونک ماری وہ دونوں غائب ہوگئے آپ نے فرمایا کہ یہ دو کنگن دو جھوٹے نبوت کے دعویدار ہیں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسود عنسی فلاں دن' فلاں جگہ قتل ہوگا اور یہ پیش گوئی آپ ﷺ کی زندگی ہی میں پوری ہوئی۔

اسود عنسی کا نام عیہلہ بن کعب بن عوف عنسی تھا۔ یہ سیاہ رنگ کا (بہت زیادہ کالا) تھا اسی لئے اس کو اسود کہا جاتا تھا۔ عنس اس کے قبیلے کا نام تھا یہ دوسرے جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی طرح شعبدہ بازی کا ماہر تھا۔ اور علم نجوم میں کامل دسترس حاصل تھی۔ زبان میں مٹھاس' صبر و تحمل اس میں اعلیٰ درجہ کا تھا۔ جب عوام سے بات کرتا تو چرب زبانی اور طلاقت لسانی سے سننے والوں کو مسحور کردیتا۔ اس کا ایک سدھایا گدھا تھا جو اس کے ہر اشارے اور بات کو سمجھتا تھا جب اس گدھے سے کہتا مجھے سجدہ کردے تو وہ گدھا اپنا سر زمین پر رکھ دیتا جب اس کو کہتا بیٹھ جاتو وہ بیٹھ جاتا۔ اگر اس کو سر کے بل کھڑا ہونے کا حکم دیتا وہ سر کے بل کھڑا ہوجاتا۔ جب اہل نجران نے اسود عنسی کو بلایا اور اس کا امتحان لیا اسود نے باتوں کے جادو سے مرعوب کردیا جب اسود نے اپنے گدھے سے کمالات ان کو دکھائے تو اہل نجران اپنا ایمان ہار گئے اور مرتد ہوگئے اسود عنسی نے مختصر مدت میں اپنے پیروکاروں کی کثیر تعداد جمع کرلی۔ چونکہ اس کا مقصد بھی دوسرے مدعیان نبوت کی طرح حکومت' دولت اور مفاد تھا۔ اس نے یمن کے مختلف علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ اور یمن کا تمام علاقہ بہت کم وقت میں اسود عنسی کے قبضے میں آگیا۔ حضرت عمرؓ بن حزم' اور خالد بن سعید مدینہ تشریف لائے اور تمام دلخراش واقعات آپ کے گوش گزار فرمائے۔

عرض کیا اسود عنسی کا فتنہ تیز رفتار آندھی کی طرح پھیل رہا ہے۔ صرف حضرموت کا علاقہ فی الحال اس کے شر سے محفوظ ہے۔ حضرت معاذ ابن جبلؓ نے حکمت عملی کے طور پر یہاں کے ایک بڑے اور مشہور قبیلے سکون میں شادی کرلی جس سے سارا قبیلہ حضرت معاذ بن جبلؓ کے تابع ہوگیا۔ اسود عنسی یمن کا مالک بن بیٹھا۔ اقتدار حاصل کرنے کے بعد اسود میں تکبر و غرور پیدا ہوگیا۔ اسود عنسی کے متکبرانہ رویئے اور خود سری سے اس کا نائب اور سپہ سالار قیس بن عبد یغوث تنگ پا تھا۔ شہر بن باذان جن کو نبی کریم ﷺ نے یمن کا والی مقرر فرمایا تھا ان کو شہید کرکے ان کی بیوی آزاد کو جبراً" اپنے گھر میں قید کردیا اور بیوی بنالیا۔ حضرت فیروز دیلمیؓ آزاد کا چچازاد بھائی تھا اور حبشہ کے شاہ حبش نجاشی کا بھانجا تھا۔ فیروز دیلمیؓ اسود عنسی سے انتقام لینا چاہتے تھے۔ اسی دوران میں نبی کریم ﷺ نے سکون اور یمن کے مسلمانوں کے نام اپنا ایک فرمان ذی شان بھیجا کہ اسود عنسی کو جہنم رسید کردو مسلمانوں کے دلوں میں خوشی پیدا ہوئی۔ انہوں نے ایک تدبیر کی اسود عنسی کا معتمد خاص اور فوجی کمانڈر قیس بن عبد یغوث دلی طور پر اسود عنسی سے ناراض تھا مسلمانوں نے قیس سے رابطہ کیا اور اس کو یقین دہانی کرائی ساتھ دینے کا وعدہ کیا قیس بھی چاہتا تھا کہ اسود سے جان چھوٹ جائے قیس نے مسلمانوں کا ساتھ دینے کا وعدہ کرلیا۔ مسلمانوں نے دوسرا طریقہ یہ اختیار کیا کہ یمن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں اسود عنسی نے سیاہ کارناموں' کرتوتوں کو پھیلانا شروع کردیا ہے دوسرے لفظوں میں رائے عامہ کو اپنے حق میں اور اسود کے خلاف کرنے کے لئے ان دن رات کوشش شروع کردی' اسی اثناء میں اسود عنسی کو شک گزرا یا اس کے ہمزاد شیطان نے اسود کے کان میں یہ بات کہی کہ قیس اور دوسرے لوگ تمہارے قتل کے ارادے کررہے ہیں۔ اسود عنسی نے قیس کو بلاکر ڈرایا دھمکایا کہ تم میرے خلاف سازشوں میں مصروف ہو وغیرہ وغیرہ۔ قیس نے قسم اٹھاکر کہا میں تو

آپ پر ایمان لایا اور آپ کی عظمت 'نبوت کا قائل ہوں اور دل سے آپ کی عزت کرتا ہوں میں ایسا کب سوچ سکتا ہوں قیس کی یقین دہانیوں کے بعد اسود خاموش ہو گیا۔ قیس مسلمانوں کے پاس آیا اور انہیں سارا ماجرا سنایا اور یہ بھی بتایا کہ اب تو خود میری ذات کو خطرہ ہے۔

ادھر حضرت فیروز دیلمیؓ اور احنشؓ دیلمی جو مسلمانوں میں بڑی حیثیت کے مالک تھے ان دونوں کو بلا کر اسود عنسی نے خوب ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی' ان دونوں حضرات نے وقتی طور پر ادھر ادھر کی باتیں کر کے جان چھڑائی چونکہ ایک مضبوط اور مربوط پروگرام تھا۔ اور اسود عنسی کو بھی خدشہ تھا کہ مسلمان مجھے معاف نہیں کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے صنعاء کے مشہور سرداروں عامر بن شہر ذوالکلاع اور ذی ظلیم کو لکھا کہ تم یمن کے مسلمانوں کی مدد کرو۔ تو تعمیل حکم میں یمن کے مسلمانوں کو لکھا کہ ہم تمہاری مدد کو آرہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے باقی ماندہ مسلمانوں کو لکھا کہ تم اسود عنسی کے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد کرو نجران کے مسلمانوں نے لبیک کہا۔ یمن میں حضرت فیروز دیلمیؓ اور حشؓ دیلمی کوشش کر رہے تھے ان کا ارادہ یہ تھا کہ جب تک تیاری مکمل نہ ہو قدم نہ اٹھایا جائے۔

احنشؓ دیلمی آزاد کے پاس گیا جس کو جبراً اسود عنسی نے بیوی بنایا تھا اور وہ مسلمان تھی کہنے لگے کہ تمہیں معلوم ہے تمہارے شوہر باذان اور تمہارے والد کو اس خبیث نے قتل کیا ہے۔ ان کا ہم بدلہ لینا چاہتے ہیں یہ انتہائی مکار اور چالاک آدمی ہے۔ تم اگر ہمارا ساتھ دو تم ہم اس کو جہنم رسید کریں گے۔ آزاد کہنے لگی تم جانتے ہو کہ یہ اس زمین اور آسمان کے نیچے میرے لئے سب سے برا شخص ہے لیکن اس سے جان نہیں چھوٹتی اگر تم کوئی ایسا پروگرام کر سکتے ہو تو اس کو قتل کرو میں تمہاری مدد کروں گی میرے ساتھ رابطہ رکھنا۔ ادھر اسود عنسی نے قیس بن عبد یغوث کو بلایا۔ اسود عنسی کے دل میں اب بھی قیس سے خدشہ تھا کہ قیس قتل کر دے گا قیس کو قتل کے ارادے سے بلایا۔ قیس اپنے ساتھ دس مسلح محافظ لے کر گیا محافظوں کی موجودگی میں اسود کی جرات نہ ہوئی اسود اپنے نائب سے کہنے لگا کہ مجھے یقین ہے کہ تو میرے قتل کی سازش میں شامل ہے۔ ہر دفعہ جھوٹ بول کر جان بچا لیتا ہے۔ میرے موکل (جو شیطان اس کے قبضے میں تھا) نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں تجھے قتل کروں۔ تمہارے ہاتھ کاٹ دوں۔ ورنہ تو میری گردن مار دے گا قیس جان بچانے کے لئے کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے رسول اور آپ کا جو ساتھ ہمزاد ہے اس کا کہنا بھی برحق ہے۔ لیکن وحی میں کچھ غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ آپ جو سازباز کا الزام لگا رہے ہیں یہ غلط ہے میں آپ کا غلام ہوں ہر حکم کی تعمیل فرض سمجھتا ہوں اگر محبت و شفقت سے آپ مجھے نہیں دیکھیں گے تو میں خود کشی کر لوں گا اور اس طرح کی بہت سی باتیں کیں۔ اسود عنسی کا خیال بدل گیا اور قیس کو اجازت دے دی کہ چلے جاؤ۔ قیس باہر نکلا اور مسلمان دوستوں کو جلد ساری روداد سنائی اور کہا اب اس کو ٹھکانے لگا دو۔ مزید مہلت نہ دو یہ ہم سب کے لئے خطرہ بن جائے گا۔ قیس کے باہر نکلتے ہی اسود بھی محل سے چہل قدمی کرتے ہوئے باہر نکلا سو گائیں اور اونٹ بندھے ہوئے تھے ان سب کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ وہاں ان ہی لوگوں میں تین مسلمان سردار حضرت فیروز دیلمیؓ کے ساتھ موجود تھے۔ اسود عنسی حضرت فیروز دیلمیؓ کو دیکھ کر کہنے لگا فیروز! کیا بات ہے تم میرے خلاف کیوں سازش کر رہے ہو۔ پھر تلوار نکال کر کہنے لگا میں کیوں نہ تمہیں قتل کر دوں حضرت دیلمی چاہتے تھے کہ اس کو قتل کر دیں لیکن انہوں نے وقتی مصلحت کو دیکھتے ہوئے نرم رویہ اپنایا اور ایک چال چلی۔ کہنے لگے حضور! آپ کو معلوم ہے کہ چچا زاد بہن آزاد آپ کی بیوی ہے۔ اس رشتے پر ہمیں فخر ہے اگر آپ اعلیٰ منصب پر فائز نہ ہوتے تو ہم یہ رشتہ کبھی آپ کو نہ دیتے بھلا ہم کس طرح آپ کی مخالفت کر سکتے ہیں آپ کی اطاعت اور تابعداری تو ہم پر فرض ہے۔ میں کیسے آپ کے خلاف سازش کر سکتا ہوں۔ ان باتوں سے اسود عنسی کو دھوکہ دینا تھا اور اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانا تھا۔ اسود عنسی کا ایک چیلا پاس کھڑا تھا کہنے لگا حضور! یہ فیروز جھوٹ بول رہا ہی یہ آپ کا جانی دشمن ہے یہ خواہ مخواہ جھوٹ بول رہا ہی اسود عنسی کہنے لگا میں سب کچھ جانتا ہوں اس لئے پکا ارادہ کر چکا ہوں کہ فیروز دیلمی کو کل موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔

فیروز دیلمیؓ وہاں سے نکل آئے اور قیس کو بلا کر ساری صورت حال اس کو بتائی۔ احنشؓ دیلمی نے مشورہ دیا کہ میں آزاد سے درخواست کرتا ہوں اگر وہ ہماری مدد کرے تو ہم اس کو جہنم رسید کر دیں۔ آزاد سے جب احنشؓ کی بات چیت ہوئی تو اس نے بتایا کہ اسود عنسی آج کل بہت چوکنا ہے اور اس کے محافظ بھی ہر صورت حال کے لئے تیار ہیں اور محل میں ہر جگہ باڈی گارڈ موجود ہیں۔ البتہ اس جگہ ذرا کوئی نہیں۔ اس طرف سے اگر کوئی محل میں داخل ہو اور نقب لگائے تو امید کی جاسکتی ہے۔ میں اس طرف سر شام روشنی کا بھی بندوبست کروں گی۔ اور اسلحہ وغیرہ کا بھی۔ تم کوشش کرنا۔ اتنے میں اسود عنسی بھی آ گیا اور دیکھا کہ اس کی بیوی آزاد اپنے چچا زاد بھائی سے باتیں کر رہی ہے تو احنش دیلمیؓ نے اسود نے زور سے مکا مارا۔ جس سے وہ گر گئے۔ آزاد یہ منظر دیکھ کر نہایت زور سے چیخنے لگی اور ایسی زور دار آوازیں نکالیں کہ اسود عنسی گھبرا گیا۔ آزاد کہنے لگی یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے مجھے ملنے آیا تھا تم نے اس کی بے عزتی کی ہے اور قطع رحمی کی ہے اور کئی تلخ و شیریں باتیں کیں اسود عنسی نہایت شرمندہ ہوا۔ اور احنش دیلمیؓ کو اٹھا کر معافی مانگنے لگا۔ اور منت سماجت کی احنش دیلمیؓ

واپس لوٹ آئے۔ اس کے بعد حضرت فیروز دیلمیؓ آئے اور ساری بات اور منصوبہ آزاد کو بتایا۔ اتفاقاً فیروز اور آزاد کی گفتگو کے درمیان پھر اسود عنسی آگیا۔ اس کو سخت غصہ آیا لیکن آزاد نے پھر بہانہ بنایا کہ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ فیروز دیلمیؓ بھی میرا رضاعی بھائی ہے۔ اسود عنسی نے حضرت فیروز دیلمی کو کچھ نہ کہا البتہ انہیں جلد بھیج دیا۔

اسود عنسی کے محل میں داخلہ

حضرت فیروز دیلمی کے رفقاء رات کی تاریکی میں مکان کے عقب سے داخل ہوئے۔ اور نقب لگاکر اسود عنسی کے خاص کمرے میں داخل ہوئے جب کمرے کے باہر پہنچے تو کان لگاکر سنا اندر سے اسود کے خراٹوں کی یوں آواز آرہی تھی جیسے کسی جانور کو ذبح کرتے وقت اس کے گلے سے آتی ہے فیروز دیلمیؓ اسود عنسی کے کمرے کے دروازے میں تو دیکھ وہ سویا ہوا ہے اور آزاد اس کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ جب وہ اسود کے کمرے میں داخل ہوئے تو اسود عنسی کے جن نے اس کو فوراً" جگادیا اور اسود حضرت فیروز سے کہنے لگا تم کیوں میری جان کے درپے ہو۔ اب حضرت فیروز دیلمیؓ نے سوچا کہ اگر واپس جاتا ہوں تو میری خیر نہ ہوگی اور نہ آزاد کی جان بچے گی۔ حضرت فیروز دیلمیؓ نے جست لگائی اور اسود عنسی سے لپٹ گئے۔ فیروز دیلمی نہایت طاقتور اور تنومند جوان تھے۔ اسود عنسی کی گردن کو پکڑ کر اس طرح مروڑا جس طرح گیلے کپڑے کو نچوڑا جاتا ہے۔ اس کی گردن توڑدی۔ جب وہ مرگیا تو فیروز واپس جانے لگے۔ آزاد نے کہا تم اس کا قصہ تمام کیوں نہیں کرتے اسود کے گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں آرہی تھیں اس کے محافظ دوڑتے ہوئے آئے اور پوچھنے لگے کہ یہ کیسی آوازیں ہیں تو آزاد کہنے لگی کہ واپس چلے جاؤ تمہارے پیغمبر پر وحی نازل ہورہی ہے اس کی آواز ہے وہ چلے گئے۔ احنش دیلمیؓ اندر آئے اور تلوار سے وار کرکے اسود عنسی کا سرتن سے جدا کردیا۔ جب صبح ہوئی تو اسود عنسی کے باقاعدہ قتل کا واقعہ بتایا جس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑگئی۔ احنش دیلمیؓ نے اذان شروع کی اور اس میں "اشہدان عیہلۃ کذاب" کے الفاظ دہرائے یہ الفاظ سنتے ہی اسود کے چیلوں نے فتنہ و فساد شروع کردیا اور مسلمانوں کا مال لوٹ لیا۔ مسلمانوں نے ستر اسودی کافر یرغمال بنالئے۔ جب فتنہ و فساد فرو ہوا اور انہوں نے اپنے لوگوں کا جائزہ لیا تو ستر آدمی کم تھے۔ انہوں نے مسلمانوں سے کہا ہمارے آدمی واپس دو۔ مسلمانوں نے کہا ہمارا مال واپس دو۔ چنانچہ تبادلہ ہوگیا۔ جتنے علاقے مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل چکے تھے وہ دوبارہ مل گئے۔ اور اسود کے پیروکار دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے انجام کو پہنچے۔

اسود عنسی معلون کے قتل کی اطلاع بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دی جس صبح آپ ﷺ کو اطلاع ہوئی آپ کا چہرہ اقدس خوشی سے چمک رہا تھا۔ خوشی کی آثار چہرے

باقی ص ۲۱ پر

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

الحمدللہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، طباعت عمدہ، ٹائٹل چار رنگ، مجلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے ہے۔

- ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سانحہ ربوہ سے ۷ ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لمحہ بہ لمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
- سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں۔
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں۔ اداریے۔ رپورٹیں۔
- تاریخی اشتہارات۔ نظمیں۔ کتاب کا مکمل اشاریہ۔ وفہرست
- غرضیکہ تحریک ۱۹۷۴ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اسکا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
- کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ پی۔ ہرگز نہ ہوگی۔

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی۔ صدر الدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی اٹارنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

عمدہ کاغذ۔ اعلیٰ طباعت۔ چار رنگ کا ٹائٹل۔ خوبصورت جلد۔ صفحات ۳۸۴ قیمت یکصد روپے۔ عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

دکھوں بھرا دامن

ایم اشفاق جلیس

اے کائنات کے پیدا کرنے والے آفتاب کو چمکانے والے ستاروں میں نور بخشنے والے زمین کو پنہائی عطا کرنے والے آسمان سے ابر' ابر سے پانی' پانی سے نہریں' نہروں سے کھیتوں کو سیراب کرنے والے اور کھیتوں سے اناج پیدا کرنے والے تونے اس کائنات کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے ہم تیرے جلیل القدر احسانات کے بوجھ تلے دبے جارہے ہیں ہم تیری رحمتوں و نعمتوں کا کس طرح شکر ادا کریں ہم تو بے حد گنہگار ہیں ہم تو خطاکار ہیں ہم اپنی سیاہ کاریوں اور بد اعمالیوں کے باعث اس قابل تو نہیں کہ تیری بارگاہ میں کھڑے ہو سکیں اس لئے کہ ایک اللہ ایک رسول' ایک قرآن کو ماننے والے' ایک قائد' ایک پرچم ایک ترانے کو تسلیم کرنے والے اور ایک ملک میں رہنے والے اتحاد و اتفاق سے زندگی گذارنے کی بجائے تنگ دلی' کوتاہ نظری' تعصب' نفرت' خود غرضی اور مفاد پرستی کا شکار ہو کر لڑ رہے ہیں جھگڑ رہے ہیں شہری' صوبائی اور قومی سطح پر نفاق ہی نفاق ہے درد مندی' ایثار و کرم' عفو و در گذر' رحم و بخشش' غم خواری و حاجت روائی' ملنساری' رفاقت اور خیر خواہی غرض تمام اخلاقی قدریں فراموش کر چکے ہیں ہر طرف جوڑ توڑ' توڑ پھوڑ' اکھاڑ پچھاڑ لاقانونیت انتشار' بد اخلاقی' بد نظمی' بد ظلم و دیانتی' بے انصافی' بد عنوانی' بے غیرتی' بے حیائی' ظلم و زیادتی اور بے حسی کا دور دورہ ہے علاقائی عصبیت' جغرافیائی تنگ نظری' فرقہ وارانہ اختلافات اور منافقت نے ہمارے قومی اتحاد کو تباہ و برباد کر کے اس جنت نظیر سرزمین کو جہنم بنادیا ہے سیرت شیطان پر عمل ہو رہا ہے ہم زخمی زخمی ہو چکے ہیں گناہوں کی دلدل میں بری طرح دھنس گئے ہیں لیکن جب بے شمار گناہوں' لاتعداد خطاؤں ان گنت بد اعمالیوں کا بوجھ دکھ بنکر من میں اترتا ہے تو ضمیر ملامت کرتا ہے اور پھر ہماری گنہگار آنکھیں تیری رحمت پہ ٹک جاتی ہیں کہ تیری رحمت ہی ایسی ہے کہ تو پہاڑوں کے برابر گناہ بھی بخش دے تو ہی تو ہماری آس ہے تیرا عطا کردہ آس کا تحفہ اندھیروں میں روشنی کی کرن بنکر چمکتا ہے ناامیدی کفر ہے اسی لئے تو ہم گناہوں کی دلدل میں بھی تجھی سے امید باندھتے ہیں مایوسی کا کامیابی' ناامیدی کو امید اور نامرادی کو کامرانی سے بدل دینے والے قادر و ذوالجلال ہم تیرے آگے دکھوں بھرا دامن بچھاتے ہیں کیونکہ تو اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے تیری رحمت کا کوئی حساب نہیں اے ہمارے مالک تو اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے ہم پر خصوصی کرم فرما' غیبت ملاوٹ' رشوت' مکر و فریب' تعصب' عناد' جھوٹ' کینہ' فساد' بے غیرتی' بے حسی اور خود غرضی بلکہ ہمیں ہر برائی سے بچا اور محبت و خلوص' صدق و صفا' اور ایمان کی روشنی سے مالا مال کردے ہم سب میں محبت' اعتماد و اتحاد پیدا کردے ایک دوسرے سے ہمدردی اور غم کھانے کے جذبے سے ہمارے قلوب کو معمور کردے بالکل اسی طرح جس طرح تونے آسمانوں کو تاروں سے' زمینوں کو جانداروں سے اور سمندروں کو پانی سے معمور فرمایا ہے اے ہمارے پروردگار معذوروں' بے کسوں' بے بسوں' غم زدوں' مجبوروں ضعیفوں اور حاجت مندوں کی مدد' عزت و حوصلہ افزائی اور خدمت کرنے والوں کو مزید ہمت' توفیق اور وسائل عطا فرما۔

ہمارے حکمرانوں' سیاستدانوں' زمینداروں' جاگیرداروں' صنعت کاروں' سرمایہ داروں' تاجروں' افسروں' علماء' معالجین' وکلاء' اساتذہ' صحافی' اور مزدور سمیت سب کو اخلاق حسنہ سے مزین فرما' انہیں عدل و انصاف سے کام کرنے اور نسل آدم کی بے غرض خدمت کرنے کا جذبہ مرحمت فرما' ہمارے سادہ لوح عوام کو عقل سلیم عنایت فرما کہ وہ ان بیرونی و اندرونی قوتوں کے آلہ کار نہ بن سکیں اور اپنے ان دشمنوں کا قلع قمع کر سکیں جو اس پاک سرزمین میں خلفشار پیدا کرتے رہے ہیں تاکہ یہ اسلامی مملکت مستحکم نہ ہو سکے جس کا نصف حصہ ہاتھ سے جاتا رہا اور باقی نصف حصہ مختلف قسم کے خطرات میں گھرا ہوا ہے..... اے ہمارے آقا و مولا! ملک و ملت اور اسلام کے ان دشمنوں کو نیست و نابود کردے جو ہم میں نفرتوں کے بیج بو کر بھائی کو بھائی سے قتل کرا رہے ہیں اور گھر اجڑ رہے ہیں ہمارے نوجوانوں میں عمل اور کارکردگی کا اعلیٰ و ارفع جذبہ پیدا کرتا کہ وہ صحت مند فلاحی و مثالی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر کے زندہ قوموں کی تاریخ میں شاندار و یادگار روایات قائم کر سکیں ہماری ماؤں کو توفیق عطا فرما کہ وہ اپنے نونہالوں کو سادگی و سچائی اعلیٰ ظرفی و بلند ہمتی' انصاف پسندی' ہمدردی' ایثار و خدمت اور اخلاق کریمانہ و رحیمانہ اور فاضلانہ جیسے اوصاف حمیدہ کے ساتھ بازار عالم میں پیش کر سکیں۔

اے خالق ارض و سماء

صراط مستقیم پر چلنے کے لئے ہمارے قلوب کو سمندروں کا تسلسل' دریاؤں کا سا جوش و خروش' پہاڑوں کی سی مضبوطی اور زمین کا سا صبر عطا فرما۔

اے مالک کائنات!

ہم سیاہ کاروں کو فیروزمندی کے راستے پر چلا اور اس راستے سے بچا کہ جس سے امت محمدیہ ﷺ کو ذلت و رسوائی سے دوچار ہونا پڑے۔ (آمین ثم آمین)

●

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ـــــ چلنے میں دیرپا

دادابھائی سرامک انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۲۵/بی سائٹ کراچی۔ فون نمبر ۲۵۷۷۷۵۳

مرزا قادیانی تشریعی نبوّت کا دعویدار ہے

مولانا عبد اللطیف ڈسکہ

قادیانی متنبی نے بات کو ہلکا کرنے کیلئے نبوت کی خود ساختہ اور من گھڑت تقسیم کی ہے۔

ا... تشریعی نبوت یعنی جس کے ساتھ نئی شریعت بھی ملے۔

۲... غیر تشریعی نبوت یعنی جس کے ساتھ شریعت اور احکام نہ ملیں بلکہ سابقہ شریعت کی تبلیغ کا ہی حکم ہو۔ اور وہ بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے عطا ہو۔

۳... پھر دوسری قسم یعنی بلا شریعت نبوت کی دو قسمیں کرتے ہیں ا... مستقل جو بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ ۲... وہ نبوت جو بلاواسطہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ کسی کامل اور حقیقی یا صاحب شریعت نبی کی اتباع سے حاصل ہو۔ اس کو تیسری قسم کی نبوت کہتے ہیں اور وہ اسے ہی ظلی نبوت سے موسوم کرتے ہیں۔

مثال:۔ پہلی مستقل تشریعی نبوت کی مثال جیسے حضرت موسیٰؑ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

۲.... غیر تشریعی لیکن مستقل نبوت جیسے حضرت یحییٰ، عیسیٰؑ، زکریاؑ، داؤد و سلیمان علیہم السلام۔

ایک فرق

یہ ہے کہ سابقہ انبیاء میں کوئی ظلی نبی نہیں ہوا کیونکہ اس سے قبل کوئی ایسا کامل رسولؐ آیا ہی نہیں جس کی اتباع سے کوئی عہدہ نبوت پر سرفراز ہو سکے اور نہ کوئی قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہی آئی لہٰذا بوجہ عدم علت کے کوئی ظلی نبی نہ ہوا بلکہ مستقل تشریعی اور مستقل غیر تشریعی نبی ہی ہوتے رہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور ارتفاع شان کی بناء پر آپ کی قوت قدسیہ اور فیض روحانی اتنا کامل ہے کہ آپ کی اتباع سے مرتبہ نبوت مل سکتا ہے۔ تو مرزا صاحب کی نبوت تیسری قسم کی نبوت ہے یعنی غیر تشریعی اور اور غیر مستقل نبوت ہے جسے ظلی اور بروزی نبوت کہتے ہیں نیز پہلی دو قسم کی نبوت تو ممتنع اور ختم ہیں کیونکہ ان کے باقی رہنے سے آنحضور ﷺ کی ختم نبوت میں خلل اندازی ہوتی ہے مگر تیسری قسم کی ظلی، غیر مستقل، غیر تشریعی نبوت سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت تیسری قسم کی ہے جو کہ غیر مستقل۔ بلا ضرر ہے کہ اس سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا دیکھئے کلمۃ الفصل نمبر ۱۱۲ از مرزا بشیر احمد ایم اے۔

تجزیہ و تبصرہ

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ مرزائیوں نے نبوت کی ایک تیسری اور نئی قسم از خود ایجاد کر لی ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔ خدا کے ہاں نبوت صرف مستقل ہی ہے جو کہ براہ راست جناب الٰہی ہی سے عطا ہوتی ہے نہ کسی کے اتباع سے پہلے ملتی تھی اور نہ ہی اب ملے گی۔ یہ اختراع قادیانیوں نے محض مرزا قادیانی کے اس ڈرامہ کو کھپانے کیلئے وضع کی ہے۔ حتیٰ کہ خود مرزا کے متعلق بھی کہہ دیا کہ آنجناب پہلے نبوت کا صحیح مفہوم یا تقسیم نہ سمجھتے تھے اس لئے دعویٰ نبوت سے انکار کر دیتے تھے جیسے کہ پہلے توفی کا معنی نہ جانتے تھے بعد میں اس میں ترمیم و تبدیلی کر دی۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۲۸۶ از مرزا محمود قادیانی)

اس طرح انہوں نے مرزا کے متعدد متناقض دعووں کو فٹ کرنے کی کوشش کی مگر یہ بھی سب لچر اور خلاف حقیقت ہے کیونکہ

نمبر ا... مرزا نے بلا تعین و تقسیم نبوت کلی کو عطیہ الٰہی ہی قرار دیا ہے دیکھئے حمامۃ البشریٰ ص ۸۲ مندرج خزائن ج ۷، ص ۱۰۳ طبع ربوہ نیز دیگر حوالاجات میں یہ مضمون ہے

نمبر ۲... جناب آنجہانی نے کلمۃ الفصل والے بشیر احمد اور مرزا محمود صاحب حقیقۃ النبوۃ وغیرہ دونوں کی تکذیب بھی صراحۃً کر دی ہے جبکہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جن کی نبوت بشیر احمد وغیرہ نے مستقل قرار دی ہے) کو تیس سالہ اتباع موسیٰؑ کا فیض قرار دیا ہے۔ (چشمہ مسیحی ص ۶۷ خزائن ج ۲۱ ص ۳۸۱)

ملاحظہ فرمایئے جب دونوں ضابطے اور تمہیدیں خود مرزا صاحب نے کالعدم قرار دیں تو اب ان کی ذریت ان پر اپنے خود ساختہ الحاد کی بنیاد کیسے رکھ سکتی ہے حقیقت یہ ہے۔ اب مرزا کی ذریت جسمانی اور روحانی لاکھ کوشش کر کے اس کے متناقض دعوے اور اقوال میں مطابقت پیدا کرنے کی جدوجہد کرے۔ سب بے سود اور بے نتیجہ رہیں گی کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ یہ لوگ جس کلیہ اور اصول پر بھی یہ کوشش کریں گے وہ صاحب تعلے کے اپنے اصولوں اور کلمات

پر چھری چلا چکا ہے۔ اس کا ایک ایک نظریہ صرف دو رخہ نہیں بلکہ پانچ پانچ پہلو رکھتا ہے وہ ہر معاملہ میں فور یا فائیو اسٹار ہے۔ لہٰذا کسی بھی اس کے چہیتے فرزند یا جیالے پیروکار کو دماغ سوزی محض ضیاع اوقات ہے آؤ میدان علم میں سارا تماشا دیکھ لو۔ کیونکہ مرزائیت نام ہی چالبازی اور چکرباز کا ہے۔

اہل اسلام کا نظریہ اور عقیدہ۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں نبوت و رسالت صرف دو طرح ہی ہے۔ نئی شریعت کے ساتھ۔ یا سابقہ کی تبلیغ و اشاعت کے حکم کے ساتھ۔ دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ ہر ایک پر ایمان لانا بھی مسلمان ہونے کیلئے لازمی ہے اور کسی ایک کا بھی انکار خروج عن الاسلام کا باعث ہے پھر نبوت تشریعی (شریعت والی) ہو یا غیر تشریعی دونوں ہی اختتام پذیر ہیں اب کسی بھی قسم کے نبی کا ظہور اور بعثت ممتنع ہے۔ اب کوئی بھی فرد آکر دعویٰ نبوت نہیں کر سکتا۔ نیز خدا کے کلام میں اور سلسلہ نبوت و رسالت میں کسی ظل و بروز کا تصور نہیں اس کے ہاں نبوت محض عطیہ الٰہی ہے کسی کی اتباع یا پیروی سے نہیں مل سکتی۔ نہ پہلے اور نہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ لہٰذا اب انبیاء کرام کی فہرست اور شمار مکمل ہو چکا ہے اس میں کسی بھی فرد کا اضافہ ناممکن اور وعدہ الٰہی کے خلاف ہے اب نئے سرے سے کسی بھی کامل سے کامل انسان کو یہ عہدہ اور مقام حاصل نہیں ہو سکتا اب کوئی فرد بھی آکر یہ اعلان نہیں کر سکتا انا رسول من رب العالمین۔ یہ اعلانات کا سلسلہ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کے عالمی اعلان کے بعد بند کر دیئے گئے ہیں ہاں پہلا کوئی نبی آجائے تو یہ چونکہ انبیاء کی لسٹ میں پہلے آ چکا ہے۔ اس کی آمد سے اس فہرست میں اضافہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ آکر اپنی رسالت کا اعلان کرے گا۔ لہٰذا وہ ختم نبوت کے خلاف اور منافی نہیں بلکہ ایک نہیں ایسے ہزار نبی بھی آجائیں تو بھی بوجہ گنتی میں اضافہ نہ ہونے کے۔ آسکتے ہیں اور ان کی آمد سے ختم نبوت کی خلاف ورزی نہ ہوگی۔ مثلاً ایک اجتماع اور میٹنگ میں ۱۰۰ افراد بلائے جائیں اور وہ آہستہ آہستہ نمبروار آتے جائیں حتیٰ کہ اس فہرست کا آخری فرد بھی آجائے تو اب یہ اجتماع اختتام پذیر اور مکمل ہو جائے گا۔ اب اگر اس سو کے علاوہ ایک فرد اور بھی آنے والا ہو تو پھر یہ آخری آخری نہ رہے گا بلکہ اس کے بعد آنے والا۔ جو پہلے نہ آیا تھا وہ آخری ہو گا لیکن اگر فہرست کے درمیان والا کوئی فرد کسی بنا پر کچھ دیر باہر چلا جائے پھر کوئی دیر بعد میں آجائے تو اس کی آمد سے آخری فرد کی اختتامی پوزیشن متاثر یا مجروح نہ ہوگی کیونکہ اس کا نمبر مثلاً ۸۸ تھا یہ آکر اپنی ہی نشست پر بیٹھا ہے اور آخری نشست پر بیٹھنے والا فرد اپنی جگہ پر ہی ہے لہٰذا اس درمیانی کی دوبارہ آمد سے آخری فرد کی پوزیشن میں دخل اندازی نہ ہوگی بلکہ وہ بالکل بحال اور برقرار ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کا یہی حال اور پوزیشن ہے کہ آپ کا سیریل پہلے بھی خاتم النبیین ﷺ سے پہلے تھا اور اب بھی وہی ہے۔ لہٰذا آپ کی آمد سے ختم نبوت میں فرق نہ آئے گا مگر جب آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی فرد مسیلمہ ہو یا اسود عنسی یا مرزا قادیانی وغیرہ چونکہ ان کا ادعائے نبوت خاتم الانبیاء کے بعد ہے لہٰذا ایسے افراد کے دعویٰ سے آنحضور ﷺ کی اختتامی پوزیشن لازماً متاثر ہوگی لہٰذا یہ اسلامی عقیدہ اور حقیقت حال کے منافی ہے۔ خوب سمجھ لیجئے۔

تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا یہی حال اور پوزیشن ہے تو پھر حیات و نزول عیسیٰؑ میں ہمیں یا کسی کو کوئی اشکال نہیں۔

قادیانیت چونکہ محض دجل و فریب کا مرقع ہے لہٰذا قادیانی اس قسم کی تقسیم کرتے ہوئے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ مرزا مجازی نبی ہے کبھی کہتے ہیں کہ مرزا غیر شرعی نبی ہے یہ سب ان کے مکر و فریب ہیں دراصل یہ زندیق بزدل ہیں اپنا مدعا جرات اور دلیری

اکابر علماء دیوبند، مولانا عبید اللہ سندھی، شاہ ولی اللہ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے
جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر ٹیلی فون انڈکس، بٹوے، بال پوائنٹ جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئڈنٹی کارڈ کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، تقاریر مولانا فضل الرحمٰن مفتی محمود نیز دستور و منشور، تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو کیسٹ دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز
نئے سال کی جے یو آئی، جے ٹی آئی کی ڈائری، کیلنڈر، پاکٹ کیلنڈر
مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۹۶۷۴

سے ظاہر نہیں کر سکتے بلکہ مکر و فریب کے پردہ میں کئی رنگ کی بولیاں بولتے ہیں ذیل میں مرزا کے اندرونی دعویٰ یعنی تشریعی نبوت کے دعویٰ پر خود اس کی تحریرات سے حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ بغور ملاحظہ فرما کر ان کی منافقت اور زندقہ کی تصدیق کیجئے۔ چنانچہ جناب آنجہانی لکھتے ہیں کہ

ہر ایک نبی کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ (یہ بھی مرزا کی کذب بیانی ہے شریعت میں یہ تقسیم ہرگز نہیں وہاں تو ہر ایک نبی کا منکر کافر ہے ناقل تشریعی ہو یا غیر تشریعی) بلکہ صرف تشریعی نبی کا ہی منکر کافر ہو سکتا ہے تریاق القلوب ص ۱۳۵ خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

اس کے بعد پھر خود ہی لکھا کہ

کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً" وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول ﷺ نے تاکید کی ہے اور نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

فتاویٰ احمدیہ میں لکھا ہے کہ

جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانے کافر ہے مگر جو مہدی اور مسیح کو نہ مانے اس کا بھی سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ انجام ایک ہی ہے۔ (ص ۲۷۹)

نیز یہ بھی لکھا ہے کہ

جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (فتاوی ص ۲۷۱)

ایسے ہی فتاوی احمدیہ ج ۱ ص ۱۴۹ پر بھی ہے نیز قادیانی لٹریچر میں یہ فتوی عام ہے لہٰذا نتیجہ یہ نکلا۔ چونکہ مرزا نے اپنے منکرین کو کافر کہا ہے اور بقول مرزا اپنے منکر کو کافر کہنا صرف تشریعی نبی کا مقام ہے لہٰذا اس ضابطہ سے گویا مرزا بھی تشریعی نبوت کا مدعی ثابت ہوا۔ ایسے ہی اس قسم کے کئی فتوے کلمۃ الفصل میں بھی مذکور ہیں جیسے ص ۱۴۰، ۱۷۴۔

تشریعی نبوت کے ادعا کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس نے خود لکھا ہے کہ

اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بلادلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی (بلکہ ہر ایک مدعی نبوت ہلاک ہوتا ہے) ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً" الہام قل للمومنین یغضو من ابصارھم ویحفظو افرو جھم ذالک اذکی لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی (نہی تو نہیں ہاں امر ہے) اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں نہی بھی اور اگر کہو شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ھذہ لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراہیم و موسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توراۃ میں بھی موجود ہے اور اگر کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باشیفا امر و نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توراۃ یا قرآن میں باشیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ تھی۔

(اربعین ج ۴ ص ۶ و ۷)

مندرجہ بالا طویل عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ

خدا تعالیٰ نے لو تقول علینا بعض الاقاویل الخ میں مدعی نبوت کیلئے تشریعی نبوت کا دعویٰ شرط نہیں رکھا بلکہ مطلق نبوت کے دعویٰ کا ذکر ہے لیکن اگر یہ شرط بھی ہو تو بھی میں کہوں گا کہ صاحب شریعت وہ نبی ہوتا ہے جس کی وحی میں امر و نہی ہوں اور وہ اپنی امت کیلئے ایک قانون بنائے تو اس لحاظ سے میں تشریعی نبی ہوں اور اگر کوئی یہ شرط لگائے کہ شریعت جدیدہ ہو تو پھر آنحضرت ﷺ بھی شریعت جدیدہ لے کر نہ آئے تھے کیونکہ قرآن مجید کے احکام تو صحف ابراہیم اور موسیٰ میں بھی تھے اور اگر کہو شریعت سے مراد وہ شریعت ہے جس میں تمام احکام موجود ہوں تو یہ بھی ممنوع ہے کیونکہ اگر قرآن یا توراۃ میں کل احکام ہوتے تو اجتہاد کی گنجائش ممکن نہ تھی حالانکہ اجتہاد کا وقوع پایا جاتا ہے۔

تبصرہ

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا خود تشریعی نبی ہونے کا مدعی ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ میں صاحب شریعت نبی نہیں تو آنحضرت ﷺ کو بھی صاحب شریعت تسلیم نہ کرو کیونکہ بکلی شریعت جدیدہ تو وہ بھی لے کر نہ آئے تھے اور نہ کلی احکام لے کر۔

۳.... مرزا قادیانی تشریعی نبوت کا مدعی ہے کیونکہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

(حاشیہ نزول المسیح ص ۳ خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱)

۴... میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں (العیاذ باللہ) اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔

(الاخبار الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۸ کالم ۱ و ۲ بحوالہ چراغ ہدایت ص ۱۱۳)

اس قسم کی متعدد عبارات کتب مرزا خاص کر "ایک غلطی کا ازالہ" میں پائی جاتی ہیں مندرجہ بالا اقتباسات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ جب مرزا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کاملہ

منعکس ہے تو مرزا کی نبوت تشریعی ہوگی کیونکہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تشریعی ہے تو تشریعی کا انعکاس بھی تشریعی ہوگا پھر مرزا کیسے کہہ سکتا ہے کہ میری نبوت تشریعی نہیں۔ یا تو نبوت محمدی کے انعکاس کا انکار کرے ورنہ بزدلی نہ دکھائے بلکہ ابلیسانہ جرات سے کہے کہ میری نبوت تشریعی ہے کیونکہ عکس و انعکاس میں اتحاد ہوتا ہے نہ کہ تغائر و تخالف۔

مرزا قادیانی آنجہانی لکھتے ہیں کہ

جو شخص ذرا بھی شریعت میں تبدیلی و ترمیم کرے گا وہ یقیناً" حقیقی تشریعی نبی ہوگا اور مسلیمہ کذاب کا بھائی ہوگا تو چونکہ مرزا نے احکام خداوندی میں ترمیم کی ہے جیسے جہاد و جزیہ کے دائمی احکام کو منسوخ قرار دیتا ہے ایسے ہی اس نے کئی امور میں قرآن و سنت میں ترمیم کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا وہ حسب ضابطہ خود تشریعی نبوت کا مدعی قرار پاکر بالکلیہ دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔

(انجام آتھم ص ۲۷، ۲۸)

مسئلہ جہاد اور قادیانی ترمیم

مرزا نے لکھا ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶ خزائن ج ۱۷ ص ۷۷ طبع ربوہ)

۲..... مزید لکھتا ہے کہ

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کیلئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت میں قطعاً" جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا۔

(اربعین ص ۳ ج ۴ خزائن ج ۴۴۳ ج ۱۷)

بقیہ: اسود عنسی

پر نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج رات اسود عنسی اپنے انجام کو پہنچ گیا اور حضرت فیروز دیلمیؓ کے بارے میں فرمایا کہ میرا یہ پروانہ کامیاب ہوگیا اور بہت سے تعریفی کلمات آپ ﷺ نے فیروز دیلمی کے لئے فرمائے۔ صحابہ فیروز دیلمی کی جانثاری اور جاں سپاری اور محبت پر رشک کرنے لگے اور ہر ایک صحابی کے دل میں یہ خواہش تھی کہ کاش اسود عنسی کو واصل جہنم کا سہرا مرے سر ہوتا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "فیروز دیلمیؓ کامیاب ہوگیا" چند دن کے بعد آپ اس جہان فانی سے کوچ فرماگئے۔ جب قاصد مدینہ پہنچا تو سیدنا صدیق اکبرؓ کو سب سے پہلے خوشخبری ملی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے یمن والوں کو مبارک باد کا پیغام بھیجا اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی آج اسود عنسی کا دنیا میں کوئی بھی نام لیوا موجود نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کے لئے ایسا سبب پیدا فرمادیتے تو قادیانی کا کوئی بھی چیلہ موجود نہ ہوتا۔

مکتبہ لدھیانوی کی مطبوعات ایک نظر میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصانیف

1-ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ.... بڑی	75روپے
2-ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ .....چھوٹی	50روپے
3-شخصیات و تاثرات	120روپے
4-اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل	135 روپے
5-عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	30روپے
6-آپ کے مسائل اور ان کا حل ..... جلد اول	130روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد دوم	130روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد سوم	130روپے
9-آپ کے مسائل اور ان کا حل..... جلد چہارم	100روپے
7-آپ کے مسائل اور ان کا حل ...... جلد پنجم	150روپے
8-آپ کے مسائل اور ان کا حل ...... جلد ششم	135روپے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے اصلاحی خطبات

1-عظمت قرآن	12روپے
2-لیلۃ القدر کی برکات	10 روپے
3-مقصد حیات	10روپے
4-ذکر اللہ کی فضیلت	15روپے

ناشر- عتیق الرحمان مکتبہ لدھیانوی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی نمبر ۳۸

فکرِ وحدت

سید شوکت علی

آج امت مسلمہ میں مندرجہ ذیل دینی شعبے ہیں۔

مدارس

جہاں دینی علوم قرآن وحدیث کا درس دیا جاتا ہے اور علماء وہاں تعلیم حاصل کر کے ہماری رہنمائی کرتے ہیں جو بنیاد ہے۔

خانقاہ

جہاں بزرگان دین' پیران طریقت و شریعت لوگوں پر محنت کر کے ان کے دلوں میں ایمانی کیفیات اور روحانی قدریں پیدا کرتے ہیں یہ منصب خلافت حضور ﷺ سے چلا آتا ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد تزکیہ نفس کرنا تھا۔ چنانچہ صحابہ کرام کے نفوس کا تزکیہ آپ ﷺ نے فرمایا صحابہ کرام نے تابعین کا اور انہوں نے تبع تابعین کا اور پھر اسی طرح سلسلہ اولیاء کرام کا چلا جو دنیا کے مختلف علاقوں' ملکوں میں' بستیوں اور قوموں میں پھیل گئے اور مخلوق کی رہنمائی کی اور ان کے دل میں اللہ کا خوف' محبت' یقین وغیرہ کی صفات پیدا کیں اور تزکیہ نفس کیا۔ یہ خانقاہ کا نظام بھی بہت اہم ہے۔

سیاست

انسان دنیا میں اللہ کا خلیفہ ہے۔ مقصد اللہ تعالیٰ کی چاہت کو دنیا میں رواج دے' قائم کرے۔ مخلوق کو سمجھائے کہ حقیقت میں اصل قوت اور اقتدار اللہ تعالیٰ کا ہے کائنات میں جو کچھ نظر آرہا ہے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور ان اشیاء سے جو کچھ ہوتا ہوا نظر آتا ہے اللہ کے حکم اور منشاء سے ہوتا ہے۔ مسلمان بحیثیت نائب جب اس کو حکومت' سلطنت عطا ہو تو اللہ کے احکامات کو جاری کرنا اس کا فرض ہے۔ جیسا کہ خلفائے راشدین نے کر کے بتایا اور اللہ کی مدد و نصرت کفار کے مقابلہ میں حاصل کر کے بتائی۔ علمائے کرام اس لئے مسلسل جدو جہد کر رہے ہیں کہ صاحب اقتدار ملک میں اسلامی نظام' شریعت نافذ کرے۔ یہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔

تبلیغ و دعوت

سابقہ قوموں میں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے تبلیغ اور دعوت اتنی فرض نہیں تھی۔ کیونکہ انبیاء کرام کا سلسلہ موقوف نہیں ہوا تھا اور دوسری بات ان میں وہ داعیانہ صفات بھی نہیں تھیں کہ وہ اس علو لاظم کام کو انجام دے سکیں۔ حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین تھے آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا اس لئے پہلے روز سے حضور ﷺ نے دعوت کے کام میں امت کو شریک فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ جو پہلے ایمان لائے ان کو دعوت کا کام سپرد کیا اور وہ جا کر غالباً" چھ افراد کو اسلام میں داخل فرما کر لائے۔ جو بھی مسلمان ہوتا تھا وہ اس کو اپنا کام سمجھتا تھا۔ جو بھی بات حضور ﷺ سے سنتے تھے یا آپ ﷺ کا عمل دیکھتے تھے وہ دوسروں کو بتلاتے تھے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مکہ معظمہ میں کتنی تکالیف برداشت کیں۔ جو آپ کے سامنے ہیں۔ مگر ۱۵۰ کے قریب مسلمان ہوئے۔ دعوت کے کام کی بنیاد قربانی ہے۔ اس قربانی پر اللہ تعالیٰ ہدایت کی ہواؤں کو چلاتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ تو کسی نے اذیت نہ پہنچائی بلکہ والہانہ استقبال اور قبیلے کے قبیلے اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور آخر حجتہ الوداع کے موقع پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کو مخاطب ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام ہے کہ اوروں کو' غائب کو پہنچاؤ (مفہوم) چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین نے یہ ذمہ داری سنبھالی اور دنیا کے ہر گوشہ میں جہاں ممکن تھا دین اسلام کا پیغام پہنچایا اور مخلوق خدا کو خالق سے جوڑا۔ انہیں کی قربانیاں ہیں کہ آج دین اسلام افریقہ کے دور دراز علاقوں میں' تاشقند' بخارا' تازکستان' الہانیہ' چین میں انڈونیشیا میں' ہندوستان میں افغانستان ایران ترکی وغیرہ ملکوں میں اپنی اصل صورت میں موجود ہے۔ اس کے بعد تابعین تبع تابعین' اور اولیاء کرام نے اس کام کو سرانجام دیا اور مختلف حکمتوں کے ساتھ جیسا وقت کا تقاضا تھا اس کو سرانجام دیا اور باطل اور طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے نصف یا آخر میں ایک مجدد پیدا کرتے رہے جو دین میں انحراف کرنے والے اور باطل قوتوں کی اسلام کے خلاف سازش کا مقابلہ کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ وقت کے تقاضے کے مطابق ان کو وہ صلاحیتیں عطا کرتے ہیں جن کے ذریعہ باطل کا مقابلہ کریں۔

اس دور میں جب مادیت عروج پر ہے۔ لوگ مادی تقاضوں اور دنیا کے حصول میں دیوانہ وار مصروف ہیں۔ اس دور میں مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ اللہ نے ایک کام ایسا مرحمت فرمایا جسے دعوت اور تبلیغ کہتے ہیں جس میں انفرادی اصلاح بھی ہوتی ہے اور تبلیغ بھی۔ یعنی ایک پنتھ دو کاج۔ انسان

اپنے کاروبار، ملازمت، زراعت، مزدوری بھی کرتا رہے اور یہ کام دعوت کا بھی انجام دیتا رہے اس سے لاکھوں افراد کی زندگی میں نمایاں تبدیلیاں آئیں اور اسلام پورے عالم میں پھیل گیا اور دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام پھر سے روشناس ہوا اور اللہ کے احکامات زندہ ہوئے۔ یہ بھی ایک بہت اہم شعبہ ہے۔

۵۔ جہاد

جہاد سے امت میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہوتا ہے اور ایمان قوی ہوتا ہے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ اور عذاب کو ہٹانے والا ہوتا ہے۔

جہاد سے ہی مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں ختم ہوسکتے ہیں بشرطیکہ اس میں حضور ﷺ کے احکامات کی پابندی ہو اور کوئی دنیوی غرض نہ ہو۔

جہاد میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ باطل کتنا قوی اور اس کے پاس اسباب کتنے ہیں بلکہ اپنی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ باطل کتنا ہی قوی کیوں نہ ہو اللہ والوں یعنی مجاہدین اسلام کے مقابلہ میں اس کی کچھ حیثیت نہیں بلکہ اس کی قوت دھوکہ ہے۔ ایمانی قوت کے آگے ایٹم بم اور روس امریکہ کی قوت کچھ نہیں۔ ان طاقتوں کو تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے مسلط کیا کہ مسلمان دین سے بہت دور ہیں اور نافرمانی میں مبتلا ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اپنے حکم سے اگر آج مسلمانوں کے دلوں میں "جذبہ جہاد" زندہ فرمادیں تو یہ طاغوتی طاقتوں کو نیست و نابود کردیں گے۔

افغانستان کا جہاد ہمارے سامنے ہیں۔ اس میں دین دار طبقہ نے حصہ لیا تو روس جیسی طاقت کو نہ صرف افغانستان سے بھگایا بلکہ اس کی پوری سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور کتنی اسلامی ریاستیں آزاد ہوگئیں اور جہاں ستر سال سے نماز تک کی بھی اجازت نہیں تھی وہاں پورے دین پر آزادی کے ساتھ چلنے کے لئے دروازے کھل گئے۔ آج بھی کشمیر، بوسنیا، بھارت، فلسطین وغیرہ ممالک میں جو ظلم و ستم ہورہا ہے اس کا واحد طریقہ جہاد ہے اور اس عظیم سنت نبوی کو آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں زندہ کرنا ضروری ہے۔

۶۔ خدمت

یہ شعبہ ابھی تک منظم طریقے سے رائج نہیں۔ انفرادی طور پر یا چھوٹی چھوٹی جماعتیں یہ کام انجام دے رہی ہیں مگر علماء کرام کی سرپرستی میں یہ شعبہ ملکی یا بین الاقوامی سطح پر رائج نہیں۔

مسلمان جب انتہائی غربت میں ہوتے ہیں خصوصاً قدرتی آفات مثلاً زلزلہ، سیلاب، فسادات، جنگ وغیرہ تو غیر مسلم یہودی، نصرانی تنظیمیں ان امداد کو پہنچ جاتی ہیں اور ان کے ایمان کو متزلزل کردیتی ہیں۔ سینکڑوں، ہزاروں کو عیسائی بنادیتی ہیں یا کم ازکم ان کی (عیسائیوں) کی عظمت اور محبت ان کے دل میں بٹھادیتی ہیں۔ ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ یہ فطری نتیجہ ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ خدمت خلق کا شعبہ بھی منظم طریقے سے زندہ ہونا چاہئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین خدمت خلق، بلکہ ایک ایک مسلمان کی دنیوی ضروریات کا بھی کتنا خیال رکھتے تھے وہ آپ کے سامنے ہے۔ یہ بھی ایک اہم فریضہ ہے۔

مندرجہ بالا، دین کے احیاء کے لئے اہم شعبے ہیں اور ہر شعبہ اپنی جگہ پر اہمیت کا حامل ہے۔ ایک مسلمان عالم بھی ہے۔ داعی بھی ہے۔ خادم بھی ہے اور عارف اور اللہ والا بھی ہے۔ یہ کامل مومن کی صفات ہیں اور خلیفہ بھی ہے۔ یہ اوصاف صحابہ کرامؓ میں تھے۔

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

اور ہر مسلمان میں ان صفات کے اثرات ہونے چاہیں اور کوشش اور سعی کرنی چاہئے جب اپنے اپنے شعبہ میں قوت اور طاقت پیدا ہوگی نتیجہ خاطر خواہ نمایاں ہوگا۔ آج ہر شعبہ کے پیروکار دوسرے شعبہ کی اہمیت کو کم سمجھتے ہیں یا تنقید کا نشانہ بناتے ہیں جس سے باہمی رنجش پیدا ہوتی ہے۔ گو جسمانی جوڑ ہوتا ہے مگر دل جڑے ہوئے نہیں رہتے۔ حتیٰ کہ ان شعبوں کے اکابر اور علماء اور قائدین تحریک اور سیاست دان ان سب شعبوں کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں اور علماء ربانی وعظ اور نصائح میں تلقین بھی کرتے ہیں مگر بیشتر پیروکار اس بات کو نظرانداز کرتے ہیں اور آپس میں غیرذمہ دارانہ گفتگو اور باتیں اپنی لاعلمی کی وجہ سے کرتے ہیں جو باتیں پھر لوگوں تک پہنچتی ہیں اور رنجش کا سبب بنتی ہیں۔

اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ بزرگان دین قائدین اور اکابر کا باہمی ربط ہو اور ایک دوسرے کی تنظیموں سے استفادہ کے طریقے سوچے جائیں۔

نہ صرف یہ بلکہ بین الاقوامی سطح پر علمائے کرام کی ایک جماعت ہو اور منظم تحریک چلا کر باطل کی سازش کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور مظلوم مسلمانوں کی اعانت اور باطل مذاہب کے پروپیگنڈہ، اسلام کی تحریف کے خلاف موثر اقدام کئے جانے چاہئیں۔

ہر شہر، محلہ میں رابطہ کمیٹیاں قائم ہونی چاہئیں جو مسلمانوں کی صحیح رخ کی طرف رہنمائی کریں۔ آج وقت کا تقاضہ یہی ہے۔

○

محمد اسلم بختیار
الکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

حضرت لقمانؑ کے حکیمانہ اقوال

قرآن پاک میں حضرت لقمانؑ کا تذکرہ موجود ہے

صوفی عبدالحمید صاحب سواتی

شخصیت

آپ سوڈان کے شمالی علاقہ نوبہ کے کسی سیاہ فام حبشی آدمی کے غلام تھے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ آپ یمن کے رہنے والے آزاد آدمی تھے۔ بہرحال آپ بہت بڑے حکیم دانشور اور معاملہ فہم آدمی تھے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

اور البتہ تحقیق ہم نے لقمان کو حکمت یہ کہ شکر ادا کرو اللہ تعالیٰ کے لیے اور جو شخص شکر ادا کرتا ہے پس بے شک وہ شکر ادا کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور جو شخص ناشکری کرتا ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور تعریفوں والا ہے۔ (سورہ لقمان آیت ۱۲)

حکمت کی تعریف

حکمت لفظ قرآن و حدیث دونوں جگہ مذکور ہے سورہ بقرہ آیت ۲۶۹ میں ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر سے نوازا گیا۔

ترمذی شریف کی روایت میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث وجدھا فھوا حق بھا "یعنی حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں بھی اسے پاتا ہے حاصل کرلیتا ہے" ابن درید اور بعض دیگر حضرات حکمت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ ہر وہ بات جو تمہارے لیے نصیحت کا باعث ہو برائی اور قباحت سے روکے اور بندگی پر آمادہ کرے وہ حکمت ہے اور اس طرح بھی تعریف کی گئی معرفۃ افضل الاشیاء بافضل العلوم یعنی افضل چیز کو افضل علم کے ساتھ جاننا حکمت کہلاتا ہے۔

حکمت کی عام تعریف اس طرح بھی کی جاتی ہے من اتقن العلم والعمل بقدر طاقتہ یعنی حکیم وہ شخص ہے جس نے اپنے علم اور عمل دونوں کو پختہ کرلیا۔

ایک موقع پر حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمانؑ سے کہا کہ بکری ذبح کرکے اس کے گوشت کا بہترین حصہ میرے پاس لاؤ آپ نے تعمیل حکم کی بکری ذبح کی اور اس کا دل اور زبان حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا۔ ایک موقع پر حضرت داؤد علیہ السلام نے پھر حکم فرمایا انہوں نے پھر دل اور زبان پیش کی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے بہترین اور بدترین چیزوں میں دل اور زبان کو ہی کیسے تسلیم کرلیا کہنے لگے حضرت انسان کا دل اور زبان درست ہے تو اس سے پاکیزہ چیز انسانی جسم میں اور کوئی نہیں اور اگر یہ دونوں خراب ہوجائیں تو پھر ان سے بری چیز بھی کوئی نہیں۔

مشہور ہے کہ حضرت لقمانؑ سفر سے واپس آئے خادم سے پوچھا میرے والد کا کیا حال ہے اس نے کہا وہ فوت ہوچکے ہیں فرمایا ملکت امری اب میں اپنے معاملہ کا خود مالک بن گیا ہوں بیوی کا پوچھا اس نے کہا وہ بھی فوت ہوگئی فرمایا اب مجھے بستر تبدیل کرنا پڑے گا۔ پھر بہن کا پوچھا وہ بھی فوت ہوگئی تھی کہا سترت عورتی اب میری پردہ پوشی ہوگئی۔ اب بھائی کا پوچھا وہ بھی وفات پاچکا تھا فرمایا انقطع ظھری اب میری پشت ٹوٹ گئی۔ بھائی بھائی کا سہارا ہوتا ہے مقولہ ہے المرء باخیہ اور ہر کہ برادر ندارد۔ قوت بازو نہ دارد

کہتے ہیں میں نے بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت کی اور ان کے اقوال سے آٹھ باتیں خوب یاد کی ہیں۔

۱۔ اگر تم نماز کی حالت میں ہو تو دل کی حفاظت کرو۔
۲۔ اگر کھانے پر بیٹھے ہو تو حلق کی حفاظت کرو اور ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔
۳۔ اور کسی غیر کے گھر میں جانا ہو تو آنکھوں کی حفاظت کرو۔
۴۔ اگر لوگوں کے درمیان بیٹھے ہو تو زبان کی حفاظت کرو۔
۵۔ ہر وقت اللہ کو یاد کرو۔
۶۔ ہر وقت موت کو یاد کرو۔
۷۔ کسی اپنے یا غیر کے ساتھ احسان کو تو بھول جاؤ۔
۸۔ جو تیرے ساتھ برائی کا سلوک کرے اس کو بھی بھول جاؤ اور کسی کے سامنے تذکرہ نہ کرو۔

پھر کسی نے پوچھا تم فلاں خاندان کے غلام تھے یہ مقام کس طرح پایا فرمانے لگے۔

۱۔ نگاہ کو ہمیشہ نیچا رکھا
۲۔ زبان کو فضول باتوں سے روکا

۳۔ خوراک کو صحیح بنایا

۴۔ اپنے ناموس کی حفاظت کی ہے

۵۔ سچ بولا ہے

۶۔ عہد کو پورا کیا ہے

۷۔ مہمان کی عزت کی ہے

۸۔ پڑوسی کی حفاظت کی ہے

۹۔ لایعنی چیزوں کو ترک کیا ہے

ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا کیف اصبحت یعنی آپ کا کیا حال ہے کہنے لگے۔ اصبحت فی ید غیری میں اپنے آپ کو غیر کے ہاتھوں میں پاتا ہوں اسی طرح اگر کوئی امام مالکؒ سے کوئی پوچھتا کیف اصبحت تو فرماتے عمر ینعص وذلوب تنزیل یعنی عمر گھٹ رہی ہے اور گناہ بڑھ رہے ہیں لقمانؑ کا یہ قول بھی ہے ضرب الوالد کا السماد یعنی والد کا تنبیہ کے لیے بچے کو مارنا بمنزلہ کھاد کے ہے۔

فرمایا ایاک والدین فانہ ذل النہار وھم الیل قرض سے بچو یہ دن کی ذلت اور رات کی فکر مندی ہے فرمایا میں نے بہت سی کڑوی چیزوں کو چکھا ہے مگر فقر سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں پائی خود حضور ﷺ نے بھی فقر سے پناہ مانگی ہے اے اللہ میں تیری ذات کے ساتھ مٹی میں ملا دینے والے فقر سے پناہ مانگتا ہوں فرمایا کھانا کھلانے کے لیے پرہیزگاروں کو تلاش کرو اور مشورے کے لیے علماء کو تلاش کرو۔ فرمایا جنازے میں شریک ہوں اس سے آخرت یاد آئیگی اور شادی میں جانے سے بچو اس سے دنیا یاد آئیگی فرمایا اپنی زبان سے اللھم اغفر لی کہا کرو یعنی خدا تعالیٰ سے اپنی غلطیوں کی معافی طلب کرو۔ فرمایا یا بنی ان الدنیا بحر عمیق ھلک فیھا خلق کثیر اے بیٹے دنیا ایک گہرا سمندر ہے جس میں بہت مخلوق ہلاک ہو چکی ہے۔

فرمایا اے بیٹے علماء اور حکماء کی مجالس میں ضرور بیٹھا کرو کیونکہ علم و حکمت ذریعے اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

فرمایا اے بیٹے میں نے بڑے بڑے وزنی پتھروں کو اور وزنی لوہے کو اٹھایا ہے۔ فلم احمل شیئا اثقل من جار سوء مگر میں نے برے پڑوسی سے بوجھل کسی چیز کو نہیں اٹھایا۔

بقیہ "مرزا طاہر پر اللہ کا عذاب"

امیر کراچی مفتی منیر احمد اخون نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ ان علماء کے بیان کی تائید مولانا عبدالشکور، مولانا نعیم امجد، مولانا جمیل خان، مولانا سعید احمد جلال پوری اور شبان ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکریٹری طارق صدیقی نے کی۔ علماء نے کہا کہ آج پاکستان میں قادیانیت کا لفظ ایک گالی بن چکا ہے۔ آج پاکستان میں صدر اور وزیراعظم اس وقت تک اپنے عہدے کا حلف نہیں اٹھاسکتے جب تک وہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار نہ کرلیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر نے اپنے بیان میں جموں کو بھارت کا حصہ اور کشمیر کو خود مختار ریاست بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ اس کی پاکستان دشمنی اور بھارت نوازی کی انتہا ہے۔ مرزا طاہر اپنے ایک سابقہ بیان میں کراچی کو بیروت بنانے کی دھمکی دے چکا ہے۔ کراچی سمیت پورے پاکستان کے حالات کی خرابی کے ذمہ دار قادیانی ہیں۔ کشمیر میں قادیانیوں پر مظالم کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے مرزا طاہر عالمی سطح پر پاکستان کی رسوائی کا سبب بن رہا ہے۔ مرزا طاہر کے بقول پاکستانی اخبارات میں قادیانیوں پر مظالم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ جبکہ اخبارات شاہد ہیں کہ کسی قادیانی پر پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک کوئی ظلم نہیں ہوا۔ پاکستان میں اقلیتوں کو جتنی مذہبی آزادی ہے اتنی کسی اور ملک میں نہیں ہے۔ قادیانی پاکستان سے غداری کو چھوڑ اقلیت کی حیثیت سے اس میں زندگی بسر کریں۔

مفت مشورہ 〉 پچکے گال پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)
چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے۔
مردانہ زنانہ امراض، گنج پن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈپریشر، اٹھرا، رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔
پرانی خارش، چھپا کی، خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کولاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

اخبارِ ختمِ نبوّت

ختمِ نبوّت کانفرنس

پہلے دن کی رپورٹ

چودھویں ختم نبوت کانفرنس ربوہ کے پہلے دن شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سرفراز خان صفدر، جمیعت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن، ورلڈ اسلامک فورم کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی، شاہی مسجد کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد، تحفظ حقوق اہلسنّت کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم، جامع مسجد سکھر کے خطیب قاری خلیل احمد بندھانی، سپاہ صحابہ پاکستان کے مولانا محمد اعظم طارق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر تحفہ قادیانیت کے مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی منیر احمد اخون، صاحبزادہ طارق محمود، جامعہ بنوری ٹاؤن کے نائب مدیر مولانا سید محمد بنوری اور دیگر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت ملک میں انتشار کی کیفیت پیدا کرکے پاکستان کی سالمیت کے درپے ہیں۔ پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف مرزا طاہر اور قادیانی جماعت مسلسل جھوٹا اور زہریلا پروپیگنڈہ کرکے پاکستان کو پوری دنیا میں بدنام کررہے ہیں۔ غلط الزامات عائد کرکے سیاسی پناہ حاصل کررہے ہیں۔ حکومت پاکستان کو سرکاری سطح پر اس کا نوٹس لے کر قادیانیوں کے خلاف آئین پاکستان سے بغاوت کا مقدمہ درج کرنا چاہئے۔ عالمی حقوق کی تنظیمیں اور مغربی ممالک کی وزارت داخلہ پاکستان میں سروے کرا کر تحقیق کریں کہ قادیانیوں پر کون سے مظالم ہورہے ہیں۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت اپنے ایک فرد پر ظلم ثابت کردے تو ہم ہر سزا کے لئے تیار ہیں۔ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دفعہ "توہین رسالت کا قانون" جمعہ کی تعطیل سمیت کسی بھی اسلامی دفعہ کو چھیڑا گیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان دفعات کی حفاظت کے لئے ملک گیر تحریک چلائے گی۔ مسلمانان پاکستان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کے ارتدادی فتنہ سے امت مسلمہ کو بچانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ کراچی کے حالات خراب کرنے میں قادیانی افسران ملوث ہیں قادیانی پولیس افسران بے گناہ لوگوں کو گرفتار کرکے ان پر ظلم و ستم کرکے ان کے دلوں میں پاکستان کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کررہے ہیں اور پھر ان حالات کو قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر اللہ کے عذاب سے تعبیر کرکے دنیا بھر میں مسلمانوں کو گمراہ اور بدنام کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کا دنیا بھر میں تعاقب جاری رکھے گی۔ مالاکنڈ ڈویژن میں نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں پر گولیاں چلانا پاکستان کے مقصد تخلیق سے انحراف ہے اس لئے فوری طور پر مالاکنڈ اور باڑہ میں شریعت کا نظام نافذ کیا جائے طالبان کا لشکر افغانستان میں نفاذ اسلام کے لئے جہاد کررہا ہے مسلمانوں کو ان کی مکمل تائید و نصرت کرنی چاہئے۔ مرزا طاہر کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بہائیوں کی طرح اپنا نام و مذہبی تشخص الگ کرکے ابہام کی فضا ختم کرے یا عالی جاہ دین محمد کے جانشین وارث دین محمد کی طرح غلط عقائد سے توبہ کرکے ملت اسلامیہ کے اجتماعی دھارے میں واپس شامل ہوجائے اور اسلام کے نام پر دنیا کو دھوکہ دینا چھوڑ دے۔ اس کانفرنس میں پشاور سے کراچی تک ہر علاقے سے جانثاران ختم نبوت بسوں کے قافلوں کی شکل میں پہنچے ایک محتاط اندازے کے مطابق پندرہ سے بیس ہزار افراد پہلے دن کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد نے کی۔

دوسرے دن کی رپورٹ

عالمی ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے دن ممتاز علماء کرام دارالعلوم دیوبند کے مولانا محمد ارشد مدنی، مولانا انظر شاہ کشمیری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جمیعت علماء اسلام کے مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا سید عبدالمجید ندیم، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا نذیر احمد، مولانا جمال اللہ حسینی، مولانا محمد امجد خان، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی، مولانا شبیر احمد، مولانا عزیز الرحمٰن نے اپنے خطاب میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر اور قادیانی جماعت کو

دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ ان کی دنیاو آخرت کی فلاح اس میں ہے کہ وہ نبی آخر الزمان ﷺ کے دامن رحمت و عافیت میں پناہ لے لیں کیونکہ قرآن و حدیث اور اجماع امت اس بات کی دلیل ہیں کہ جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار جہنم کا ایندھن بنیں گے اور کذاب اور دجال کے ساتھ ان کا حشر ہوگا۔ مرزا طاہر خود کو اور قادیانی جماعت کو دھوکہ دینا چھوڑ دے۔ وہ اسلام کے نام پر دھوکہ و مکر سے دین اسلام کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہا بلکہ کفر کی طاقت میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔ ڈش انٹینا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ وہ شہرت تو حاصل کر سکتا ہے لیکن مسلمان اس کو ملت اسلامیہ میں کسی صورت میں جگہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ جسد اسلامیہ کا حصہ بننے کی شرط عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی ہے ایک ارب سے زائد مسلمان جھوٹے مدعی نبوت کے دعویٰ نبوت کو ٹھکرا کر قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ حرم کعبہ اور حرم مدینۃ النبی ﷺ کے دروازوں کا قادیانیوں کے لئے بند ہونا ان کے کفر پر واضح دلیل ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں مسلمانوں نے فرقہ وارانہ تحریک نہیں چلائی بلکہ کفر و اسلام کے درمیان حد امتیاز کے لئے جدوجہد کی۔ خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۷۴ء میں کفر اور اسلام کے درمیان فرق واضح ہوا اور آئین کے تحت قادیانی غیر مسلموں کی فہرست میں شامل ہوئے اگر قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان سے مخلص ہیں تو پھر وہ پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف دنیا بھر میں زہریلے اور جھوٹے پروپیگنڈہ میں کیوں مصروف ہیں۔ قادیانی برطانیہ' امریکہ' جرمنی' جاپان میں سیاسی پناہ حاصل کرکے پاکستان کو کیوں بدنام کر رہے ہیں اور ہندوستان میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کیوں کوشش کر رہے ہیں۔ بوسنیا' افغانستان' صومالیہ' الجزائر' چیچنیا کے مسلمانوں پر مظالم پر ان کو افسوس کیوں نہیں ہوتا۔ کراچی اور مالاکنڈ کے پر تشدد واقعات کو عذاب الٰہی سے تعبیر کرکے خوشی کا کیوں اظہار کرتے ہیں۔ شریعت کی ہر تحریک میں مسلمانوں پر مظالم کو وہ اپنی تقویت کیوں قرار دیتے ہیں۔ کہوٹہ پلانٹ سے ایٹمی راز کس کے لئے چوری کرتے ہیں۔ اسرائیل میں چالیس سال سے ان کا مرکز کیوں قائم ہے۔ قادیانی مظلومیت کا جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے مسلمانوں کی ہمدردیاں تو حاصل نہیں کر سکتے البتہ مغرب اور دین دشمن قوتوں کی حمایت ضرور حاصل کر لیں گے۔ علماء کرام نے حکومت پر واضح کیا کہ قادیانیوں کے خلاف ملکی راز چوری کرنے اور حکومت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے کی پاداش میں مقدمات قائم کئے جائیں۔ قادیانی افسران کو برطرف کرکے ان کے خلاف انکوائری کی جائے۔ پنجاب کی عدالتوں' فوج کے اہم عہدوں' پاسپورٹ کے محکمے ایف آئی اے کے محکمے اور پولیس کے محکمے سے قادیانی افسران کا تبادلہ کیا جائے اگر حکومت نے قادیانیوں سے متعلق ترامیم' جمعہ کی تعطیل اسلامی دفعات برائے قانون توہین رسالت میں معمولی سا بھی رد و بدل کرنے کے بارے میں سوچا تو یہ حکومت باقی نہیں رہے گی۔ کانفرنس میں سیکورٹی کے انتظامات حرکۃ الانصار کے رضاکاروں نے کئے تھے۔ دوسرے دن تیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس میں متعدد قرار دیں منظور کی گئیں۔ نماز جمعہ کی امامت کے فرائض مولانا ارشد مدنی نے ادا کئے۔

خادم حرمین شریفین اور امام کعبہ کے نمائندہ کا خصوصی خطاب

میں خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود اور امام حرم کعبہ شیخ عبداللہ بن السبیل کے نمائندہ کی حیثیت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد اور امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو قادیانیت کے ارتدادی فتنہ سے بچانے کی تدبیر کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد مدعی نبوت جھوٹا اور کذاب ہے۔ امت محمدیہ ﷺ کی قدر و منزلت اور شرف اسی وجہ سے ہے کہ یہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی امت ہے۔ آپ کے بعد دعویٰ نبوت ضلالت و گمراہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کو ماننا اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ امت محمدیہ ﷺ کے لئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اس کو عقیدہ ختم نبوت کا محافظ قرار دیا گیا۔ تمام روئے زمین پر اس کا یہ کردار قیامت تک قائم رہے گا۔ قادیانی گروہ ظالم' دجال اور کذاب گروہ ہے۔ تمام مسلمان اس کی سرکوبی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مملکت سعودی عرب اس فتنہ سے محفوظ ہے کیونکہ وہاں شرعی قوانین کا نفاذ ہے۔ شریعت کے نفاذ سے اس قسم کے فتنے خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

مرزا طاہر پر اللہ کا عذاب ہے کہ اسے اسلام کے قلعے یعنی پاکستان کے بجائے انگلستان میں پناہ ملی۔

کراچی (پ ر) مرزا طاہر پاکستان کو عالمی دنیا میں بدنام کرنے کے لئے اب اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔ کشمیری مسلمانوں کی شہادت کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہرانا پاکستان دشمنی کی انتہا ہے۔ ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کرکے پاکستان میں قادیانیت کے فروغ کا راستہ بند کر دیا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

باقی صفحہ ۲۲ پر

me and I wondered. Only two days after this dream, this Mubahala chanced to be held. Until now, no token of any imprecation had appeared on Hafiz Yusuf and his peer-ji (i.e. Mirza Qadiani) got into the heat and issued his notification. I say to him, you wait and see what Allah does. With Allah, everything is on its appointed time. He is glorious, supreme, All-knowing." (*Majmua-e-Ishtiharat* Mirza Qadiani, Vol. 1, p. 424).

After sometime, result of this Mubahala came out. The rival, Hafiz Yusuf, fell flat four square, and something more. He

(1) renounced Qadianiat, cried on his error, cursed Satan's progeny;
(2) begged for Allah's forgiveness, re-entered Islam and accepted it on the hands of his erstwhile adversary, Maulana Abdul Haq Ghaznavi; and
(3) tore open the seams of Mirzaiyyat, exposed its knavery and proclaimed that Mirza's henchmen were apostates, deceivers and liars.

Thanks Allah, the Gracious, glad tidings contained in Maulana Ghaznavi's inspirational dream came true and the 'final treatment' worked most effectively with Hafiz Muhammad Yusuf.

Lest somebody should doubt the correctness of details mentioned above, more particularly the fact that Hafiz Muhammad Yusuf renounced Mirzaiyyat and rejoined Islam, the following five writings of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani himself are given in proof:

No. 1. "Notification: Reward of Rs.500/- in the name of Hafiz Muhammad Yusuf Sahib, Zilladar, Canals. The persons whose names are written underneath in this notification are also addressed in the same way." (*Arbaeen No. 3, Roohani Khazain* Vol. 17, p. 386).

No. 2. "Let it be known that Hafiz Muhammad Yusuf Sahib, Zilladar, Canals, tutored by stupid delusive maulvis has in a meeting ..... stated this". (*Roohani Khazain* Vol. 17, p. 387).

No. 3. "Remember this person (Hafiz Muhammad Yusuf) belongs to the group of Abdullah Ghaznavi who is famous as a unitarian (believer in oneness of Allah). "(*Roohani Khazain* Vol. 17, p. 390).

No. 4. "And Hafiz Sahib ..... seeking personal advantage considered it useful to disavow my claim of being commissioned by God because of friendship with some of his old friends". (*Roohani Khazain*, Vol. 17, p. 391).

No. 5. "Nothing comes to reason or imagination as to what happened to Hafiz Sahib .... What advantage accrues to a man if he sacrifices his spiritual life for the sake of bodily life. Personally I had heard many times from Hafiz Sahib that he was one of those who affirmed my credibility and was always ready to hold a Mubahala against my accusers. His life had largely passed in this way and he had been narrating his dreams to me in its support and had held Mubahala with some of my dissenters." (*Roohani Khazain* Vol. 17, p. 408).

These five quotations are confessing monologues the villain delivered at the end of the interesting play. Dramatic irony of the whole piece unfolded in this manner that an enthusiastic disciple, alas for Mirza, renounced Mirzaiyyat; and rejoined Islam.

The writer of this article challenges the Qadianis to dispute the result of this Mubahala. Hafiz Muhammad Yusuf joined Maulana Abdul Haq Ghaznavi in calling Mirza a knave, trickster, pretender and arch-liar. Did it not happen? O Qadianis, be equitable, don't tell lies in the tradition of the Pseudo.

سخاوت میں بھلا امریکیوں کا کون ثانی ہے
جو بوٹی مانگنے تو مرغ سالم بھیج دیتے ہیں
پھر اپنے ملک پر تو ان کی اس درجہ نوازش ہے
کہ ظالم ایڈ کے پیکج میں حاکم بھیج دیتے ہیں

MUBAHALA NO. 1

Between Hafiz Muhammad Yusuf and Maulana Abdul Haq Ghaznavi

Hafiz Muhammad Yusuf Zilladar, resident of Amritsar, had once been an eminent votary of Ahle-Hadith denomination. At the outset, his leanings were heavy towards Maulana Abdul Haq Ghaznavi but somehow he fell into Mirza's net and turned an apostate. He became so strong a convert that day and night he would preach Mirza's pseudo-prophethood. The new faith became his heart's passion and Mirza, on his side, showered numerous praises on him: He was the best human ever born or the world had ever seen, a specimen par-excellence. In his book *Izala-e-Auham*, Mirza loaded him with rosy epithets in these words:

> "Hafiz Muhammad Yusuf Sahib is a righteous person, loyal, virtuous, a follower of prophetic traditions and a comrade attached to Maulvi Abdullah Ghaznavi" (*Izala-e-Auham, Roohani Khazain*, Vol. 3. p. 479).

On the night of Shawwal 2, 1310 A.H. (April 19, 1893) Hafiz Muhammad Yusuf had a Mubahala with Maulana Abdul Haq Ghaznavi on the issue of truthfulness of Qadianiat. Subject of this Mubahala was: Whether Mirza Qadiani with his followers was an apostate, deceiver and a liar or he was a Muslim. The stand of Maulana Ghaznavi was that Mirza and his disciples, Hakim Nooruddin and Muhammad Ahsan Amrohi were apostates, deceivers and liars and not Muslim.

This Mubahala had barely covered a week that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani put up a notification on April 25, 1893. He published this under a caption: "Mubahala notification between Mian Abdul Haq Ghaznavi and Hafiz Muhammad Yusuf Sahib." Under this caption, he wrote this passage:

> "I am pleased to hear that one of our respected friends, Hafiz Muhammad Yusuf Sahib has received Divine Reward ahead of us through his courageous belief and gallant faith. Details of this brief are as follows: Hafiz Sahib conversing in a gathering one day said casually that nobody was appearing to come forward to debate a 'Munazra' or invoke a 'Mubahala' with Mirza Sahib, meaning this humble self. During the course of this conversation, Hafiz Sahib also said, Abdul Haq had notified for a Mubahala on his own. Now if he thinks he is true he ought to come out to face me instead. I am prepared to have a Mubahala with him. Abdul Haq at that time happened to be somewhere near. He had also heard that Hafiz Sahib had thrown shameful remarks at him. Therefore he steadied himself willy-nilly and caught Hafiz Sahib by hand, saying he was ready for the Mubahala right that moment. He said he would confine his challenge to this assertion that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and Maulvi Hakim Nooruddin and Maulvi Muhammad Ahsan, all three, were apostates, liars and deceivers. Hafiz Sahib accepted this challenge without hesitation and replied categorically he would do Mubahala on these very issues, because he said he had implicit belief that these three persons were Muslims. The Mubahala was therefore held on this very point and witnesses agreed upon for the Mubahala were Munshi Muhammad Nabi Bakhsh, Mian Abdul Hadi and Mian Abdur Rahman Umarpuri". (*Majmua-e-Ishtiharat* Vol. 1, p. 396).

Because the above notification of Mirza contained several misstatements, Maulana Abdul Haq Ghaznavi considered it expedient to write a rejoinder, explanatory in nature, on Shawwal 26 1310 A.H. He wrote:

> "Details regarding the Mubahala of Hafiz are only this much that because Hafiz Yusuf was a first rate ally of Mirza and an aide and helper he requested me again and again for a Mubahala on the night of 2nd Shawwal. Thus a Mubahala was held and it was on this specific issue: Mirza and Nooruddin and Muhammad Ahsan Amrohi, all three, are apostates, deceivers and liars. Two days before this Mubahala, I happened to see a dream in which I see somebody whom I have challenged for a Mubahala and to whom I recite a couplet, meaning: if you wouldn't listen to the kind advice of nightingale or a ringdove I shall finally treat you by branding. Some more things I saw in my dream but it would be inconsistent to mention those now. This dream surprised

himself, that is

— Blacken my face
— Collar a rope around my neck
— Hang me on the gallows.

The 'Sire' applied to himself superlative degree adjectival epithet, by calling himself most accursed of all the cursed persons, the evil-doers and the Satans. The polemic rendezvous seeking support for "a Satan accursed of all Satans" was sure to flounder.

Against Maulana Abdul Haq Ghaznavi

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had also had a Mubahala with Maulana Abdul Haq Ghaznavi in Amritsar. Maulana challenged him face to face on this issue:- Mirza and his progeny are a coterie of liars, unbelievers, heretics, impostors and dualist-infidels. Mirza accepted this challenge saying:

"Whosoever is the liar out of the Mubahala participants, perishes during the lifetime of the truthful"

(*Malfuzat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani*, Vol. 9, p. 440).

As Allah willed it, Mirza died of cholera on May 29, 1908 during the lifetime of Maulana Abdul Haq, while Maulana Sahib, Allah's mercy on him, lived for full nine years after Mirza, up to May 16, 1917. Therefore, two facts were proved:

— Mirza was a liar
— Mirza and his progeny were a coterie of liars, unbelievers, heretics, impostors and dualist-infidels.

Against Maulana Sanaullah Amritsari

On April 15, 1907 (Rabiul Awwal 1, 1325 AH), Mirza Ghulam Ahmad Qadiani addressed a public notice to Maulana Sanaullah Amritsari. His published notification included these words:

"If I am a liar and an impostor such as you are wont to call me in each issue of your periodical then I shall die in your lifetime." (*Majmua-e-Ishtiharat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani*, Vol. 3; p.578).

After that, Mirza invoked Allah's Audience with these words requesting for a Divine Decision:

"If this claim of promised Messiahship is a false imputation from the side of my base self and if I am in Your Eyes a liar, mischief-monger, imputing false attribute to mine own self as my day/night routine, then, O my dear Master I pray to your Exalted Audience with all possible humility that destroy me in the lifetime of Maulana Sanaullah and let my death make him and his jamaat happy. Now, holding the garment of Your sanctity and Mercy, I supplicate into Your Lofty Audience to bring out true decision between me and Sanaullah and whosoever is really a liar and mischief-monger in Your Eye then carry him off from this world in the very lifetime of the one who is truthful. "(*Majmua-e-Ishtiharat Ghulam Ahmad Qadiani*, Vol. 3: p. 549).

Concluding this notification, Mirza Qadiani wrote:

"In the end my request to Maulana Sahib is that he should print all this writing in his periodical and may write underneath whatever he chooses to write. Now decision rests with Allah."

Conforming to the wish of Mirza Qadiani, Maulana Sanaullah printed Mirza's notification, word by word, in his periodical, *'Ahle-Hadith'* and added underneath all that he liked to write. Because Mirza Qadiani had entrusted the decision to Allah, having specifically asked for it, all Muslims and Mirzais went into expecting what would come to pass from the unknown realm of the Omniscient Being. Only one year after this, Mirza died. The liar perished on May 26, 1908. Cholera purged Mirza's guts out. The knock-out was sure, certain and precise, one year after his pronouncement in which he had implored Allah for a decision. And Maulana Sanaullah lived on, and on, and on, sound and magnificent, for a long period of forty-one years. It amazed every body. In this way, Mirza Qadiani was once again proved a hoaxer, a knave and a pretender. He was himself bundled off to eternal perdition *(Havia)* by one stroke of celestial punishment which was enough to silence the babbler.

Today we would like to relate to our readers two more interesting Mubahalas through which Allah the Exalted proclaimed Mirza Qadiani to be a liar and Dajjal.

Appendix

TWO INTERESTING MUBAHALAS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

Introduction

Unique is the glory of Allah, the Ekalted, that false pretenders of prophethood are always exposed, as was the impostor Mirza Ghulam Ahmad Qadiani who undertook to mislead simple folks by laying claims to prophethood. Allah punished him for his fraud and made him collect the filth that lay heaped around the world.

At every step he was disgraced and knocked down in every move he made. Obviously this had to be so because his crime was such. A vain person, he held Mubahala rendezvous with many persons but each time he did so, the pseudo was fully exposed as a maestro tongue-twister.

In my monograph on "Qadiani Mubahalas" you have read some of the episodes of Mirza Qadiani. I summarize a few of them to refresh your memory.

Against Abdullah Atham: the Christian Padre

On the day the long drawn polemics concluded against Abdullah Atham, Mirza was so exhausted by his adversary's arguments that his tongue loosened and he blurted forth a clever prophecy, in a style unworthy of prophets. Said he:

> "Whosoever is a liar between us shall be hurtled into *'Havia'* (hell-fire) within fifteen months hence" (i.e. by June 5, 1893).

Since Abdullah Atham was about 70 years old at that time, his death within the period fixed by Mirza was, after all, not something that could not be expected.

Quoth the impostor:

> "I admit right now that if this prediction goes false i.e. if within fifteen months from this date, the party deemed to be a liar in Allah's view does not fall into 'Havia' as death punishment, then I am prepared to undergo every type of punishment: disgrace me, blacken my face, collar a rope around my neck or hang me on the gallows, I am prepared for every thing. .... This is no place to giggle in vain. If I am a liar keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the cursed persons, the evil doers and the Satans. "(*Khazain* Vol. 6, pp. 292-293).

The result of the Mubahala challenge came out before everybody. Mirza's adversary did not die in fifteen months. Atham lived on and on and in this way, Allah put Mirza to disgrace against a Christian padre.

Mirza's prediction was not a Divine Revelation. It was his Fraud and rude imposture. He deserved the punishment he had proposed on

سلسلہ نمبر۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ **ہر شمارہ کا حل ہمیں شمارہ مارکیٹ میں آنے کے دس دن بعد تک موصول ہو جانا چاہیے۔**

سوال نمبر۱..... قادیانیوں نے اپنے لندن میں واقع مرکز کو کیا نام دے رکھا ہے؟

سوال نمبر۲..... مسیلمہ کذاب کی بیوی جو خود بھی مدعی نبوت تھی اس کا نام بتایئے؟

سوال نمبر۳..... فاتح قادیان کس عالم دین کا لقب ہے؟

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

ٹوکن شمارہ ۲۲ سلسلہ نمبر۹

نام ——————————

ولدیت ——————————

مکمل پتہ ——————————

——————————

ذاتی مصروفیات ——————————

——————————

شمارہ ۱۸ کے جوابات

۱..... مرزا محمود احمد قادیانی

۲..... حضرت فیروز دیلمیؓ

۳..... الفضل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین

کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت و رد عیسائیت کورس

۱۵ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جسمیں

- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
- حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود
- حضرت مولانا زاہد الراشدی
- حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
- حضرت صاحبزادہ طارق محمود
- حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
- جناب الحاج اشتیاق حسین
- جناب محمد متین خالد (ایم اے ایل ایل بی)
- حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام ہی خواہانِ مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ________ ولد ________
مکمل پتہ ڈاک ________
تعلیم ________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978